اس کتاب میں ہے:

نقصان اٹھانے والا تاجر 13 — گمان کسے کہتے ہیں؟ 19 — بدگمانی سے بچئے 20

بدگمانی پر حکم شرعی کب لگے گا؟ 21 — بدگمانی کے علاج 33 — دوسروں کو بدگمانی سے بچایئے 46

ان کے علاوہ بھی بہت سے موضوعات

پیشکش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

شعبۂ اصلاحی کتب

مکتبۃ المدینہ

فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ کراچی، پاکستان۔

فون: 4921389-93/4126999 فیکس: 4125858

Web: www.dawateislami.net, Email: maktaba@dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

’’بدگُمانی سے بچیں‘‘ کے 13 حُروف کی نسبت سے اِس رِسالے کو پڑھنے کی ’’13 نیّتیں‘‘

فرمانِ مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: ’’نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ‘‘ مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ (المعجم الکبیر للطبرانی، الحدیث:٥٩٤٢، ج٦، ص١٨٥)

دو مَدَنی پھول:	﴿١﴾ بغیر اچھی نیّت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔ ﴿٢﴾ جتنی اچھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

﴿١﴾ ہر بار حمد و ﴿٢﴾ صلوٰۃ اور ﴿٣﴾ تعوُّذ و ﴿٤﴾ تَسمِیہ سے آغاز کروں گا۔ (اسی صفحہ پر اُوپر دی ہوئی دو عَرَبی عبارات پڑھ لینے سے چاروں نیّتوں پر عمل ہوجائے گا)۔ ﴿٥﴾ رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کیلئے اس کتاب کا اوّل تا آخر مطالعہ کروں گا۔ ﴿٦﴾ حتَّی الْوَسْع اِس کا باوُضُو اور ﴿٧﴾ قبلہ رُو مُطالعہ کروں گا ﴿٨﴾ قرآنی آیات اور ﴿٩﴾ اَحادیثِ مبارَکہ کی زِیارت کروں گا ﴿١٠﴾ جہاں جہاں **"اللہ"** کا نام پاک آئے گا وہاں عَزَّوَجَلَّ اور ﴿١١﴾ جہاں جہاں ’’سرکار‘‘ کا اِسْمِ مبارَک آئے گا وہاں صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پڑھوں گا۔ ﴿١٢﴾ (اپنے ذاتی نسخے پر) ’’یادداشت‘‘ والے صفحہ پر ضَروری نکات لکھوں گا۔ ﴿١٣﴾ کتابت وغیرہ میں شَرْعی غلَطی ملی تو ناشرین کو تحریری طور پر مُطَّلع کروں گا (مصنّف یا ناشرین وغیرہ کو کتابوں کی اَغلاط صِرف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا)۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ

از: شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی

حضرت علّامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّار** قادِری رَضَوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحْسَانِہٖ وَبِفَضْلِ رَسُوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ''دعوتِ اسلامی'' نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اشاعتِ علمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مُصمّم رکھتی ہے، اِن تمام اُمور کو بحسنِ خوبی سرانجام دینے کے لئے متعدّد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس '' **اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ** '' بھی ہے جو دعوتِ اسلامی کے علماء ومُفتیانِ کرام کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اِشاعتی کام کا بیڑا اُٹھایا ہے۔ اس کے مُندَرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

﴿۱﴾ شعبۂ کُتُبِ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ﴿۲﴾ شعبۂ درسی کُتُب

﴿۳﴾ شعبۂ اِصلاحی کُتُب ﴿۴﴾ شعبۂ تراجِم کتب

﴿۵﴾ شعبۂ تفتیشِ کُتُب ﴿۶﴾ شعبۂ تخریج

''**المدينة العلمية**'' کی اوّلین ترجیح سرکارِ اعلیٰ حضرت اِمامِ اَہلسنّت، عظیمُ الْبَرَکت، عظیمُ الْمرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دِین ومِلَّت، حامیٔ سنّت، ماحیٔ بدعت،

عالِمِ شریعت، پیرِ طریقت، باعثِ خیر وبَرَکت، حضرتِ علّامہ مولٰینا الحاج الحافظ القاری شاہ اِمام اَحمد رَضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی گِراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتَّی الْوَسع سَہل اُسلُوب میں پیش کرنا ہے۔ تمام اِسلامی بھائی اور اِسلامی بہنیں اِس علمی، تحقیقی اور اشاعتی مَدَنی کام میں ہر ممکن تعاون فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتُب کا خود بھی مطالَعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اِس کی ترغیب دلائیں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ''دعوتِ اسلامی'' کی تمام مجالس بَشُمُول ''**المدینۃ العلمیۃ**'' کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عملِ خیر کو زیورِ اِخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ گنبدِ خضراء شہادت، جنّتُ الْبقیع میں مدفن اور جنّتُ الْفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

رمضانُ المبارک ١٤٢٥ھ

پہلے اسے پڑھ لیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس فانی دُنیا میں ''عمرِعزیز کے چار دن'' گزارنے کے بعد ہمیں اندھیری قبر میں اُتار دیا جائے گا جس کی وَحشت آمیز تنہائیوں میں نہ جانے کتنا عرصہ ہمارا قِیام ہوگا۔ پھر جب مَحشَر کے مَیدان میں ہم اپنے خالِق و مالِک عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں سفرِ زِیست (یعنی زندگی کے سفر) کے اَحوال سُنانے کے لئے حاضِر ہوں گے تو ہمیں اپنا ہر ہر عمل اپنے نامۂ اَعمال میں لکھا ہوا دِکھائی دے گا جیسا کہ قرانِ عظیم، فرقانِ حمید میں ارشاد ہوتا ہے:

يَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا ۙ لِّيُرَوْا اَعْمَالَهُمْ ؕ﴿۶﴾ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ؕ﴿۷﴾ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ

(پ ۳۰، الزلزال: ٦-٨)

ترجمۂ کنزالایمان: اس دن لوگ اپنے رب کی طرف پھریں گے کئی راہ ہوکر تا کہ اپنا کیا دکھائے جائیں تو جو ایک ذرہ بھر بھلائی کرے اسے دیکھے گا اور جو ایک ذرّہ بھر بُرائی کرے اسے دیکھے گا۔

اس کے بعد بارگاہِ ربُّ الاَنام عَزَّوَجَلَّ سے پروانۂ بخشش جاری ہوگا یا (مَعاذَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ) دُخولِ جہنم کا حکم ملے گا۔ (نَسْئَلُ الْعَافِیَۃَ یعنی ہم عافِیّت کا سُوال کرتے ہیں۔)

گر تُو ناراض ہوا میری ہلاکت ہوگی! ہائے! میں نارِ جہنم میں جلوں گا یاربّ (عَزَّوَجَلَّ)
عَفْو کر اور سَدا کے لئے راضی ہوجا گر کرم کردے تو جنّت میں رہوں گا یاربّ (عَزَّوَجَلَّ)

(اَرمغانِ مدینہ از امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ)

دل سے بھی حساب لیا جائے گا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! گناہ یا نیکی کے اِرتکاب میں جِسْم کے ظاہِری اَعضاء مثلاً ہاتھ، پاؤں، آنکھ وغیرہ کا کردار تو سب پر واضح ہے مگر اِس طرف عموماً ہماری تَوَجُّہ نہیں ہوتی کہ سینے میں دھڑکنے والا دِل بھی ہمارے نامۂ اعمال میں نیکیوں یا گناہوں کے اِضافے میں اِن کے ساتھ برابر کا شریک ہے۔ چنانچہ جب میدانِ مَحشَر میں آنکھ کان وغیرہ سے حساب لیا جائے گا تو یہ دِل بھی ان کے ساتھ شریک ہوگا۔ قرانِ پاک میں اِرشاد ہوتا ہے:

اِنَّ السَّمْعَ وَ الْبَصَرَ وَ الْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓىٕكَ كَانَ عَنْهُ مَسْـٴُـوْلًا

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک کان اور آنکھ اور دِل ان سب سے سوال ہونا ہے۔

(پ ۱۵، بنی اسرائیل: ۳٦)

اس آیت کے تحت علّامہ محمد بن احمد اَنصاری قرطبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی (اَلْمُتَوَفّٰی ٦٧١ھ) تفسیرِ قُرطبی میں لکھتے ہیں کہ ''یعنی ان میں سے ہر ایک سے اس کے استعمال کے بارے میں سُوال ہوگا، چنانچہ دِل سے پوچھا جائے گا کہ اس کے ذریعے کیا سوچا گیا اور پھر کیا اِعتِقاد رکھا گیا جبکہ آنکھ اور کان سے پوچھا جائے گا تمہارے ذریعے کیا دیکھا اور کیا سُنا گیا۔'' (الجامع لاحکام القران، الاسراء، تحت الآیۃ ۳٦، ج۵، ص۱۸۸)

جبکہ علّامہ سیِّد محمود آلُوسی بغدادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی (اَلْمُتَوَفّٰی ۱۲٧۰ھ) تفسیر روح المعانی میں اِسی آیت کے تحت لکھتے ہیں کہ ''یہ آیت اس بات پر دلیل ہے کہ آدمی کے دِل کے اَفعال پر بھی اس کی پکڑ ہوگی مثلاً کسی گناہ کا پختہ اِرادہ کر

لینا.. یا.. دِل کا مختلف بیماریوں مثلاً کینہ، حَسَد اور خُود پسندی وغیرہ میں مُبتَلا ہو جانا، ہاں علماء نے اس بات کی صَراحت فرمائی کہ دِل میں کسی گناہ کے بارے میں محض سوچنے پر پکڑ نہ ہوگی جبکہ اِس کے کرنے کا پختہ اِرادہ نہ رکھتا ہو۔''

(روح المعانی، پ ١٥، الاسراء، تحت الآیۃ ٣٦، ج ١٥، ص ٩٧)

دِل کو قلب کیوں کہتے ہیں؟

دِل کو عَرَبی زبان میں قَلْبٌ (یعنی بدلنے والا) کہتے ہیں اور اسے قلب کہنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ مختلف اوقات میں مَحْمُود و مَذْمُوم (یعنی پسندیدہ و ناپسندیدہ) دونوں قسم کی کیفیات سے دوچار ہوتا ہے۔ (مرقاۃ المفاتیح، کتاب الایمان، ج ١، ص ٣٠٤)

اِس حقیقت کو فرمانِ نبوی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام میں یوں بیان کیا گیا ہے: ''دِل کی مثال اس پَر کی سی ہے جو میدانی زمین میں ہو جسے ہوائیں ظاہر باطِن اُلٹیں پلٹیں۔''

(المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث ابی موسیٰ الاشعری، الحدیث ١٩٧٧٨، ج ٧، ص ١٧٨)

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! واقعی اگر ہم اپنے دل پر غور کریں تو یہ نتیجہ سامنے آئے گا کہ کبھی اس پر رَحم غالِب ہوتا ہے اور کبھی سختی اسے جکڑ لیتی ہے، کبھی سَمُنْدَرِ سَخَاوَت ٹھاٹھیں مارتا ہے تو کبھی بُخل (یعنی کنجوسی) کا طُوفان اپنی ہلاکت خیزیاں دِکھاتا ہے، کبھی تو عاجزی کا ایسا پیکر کہ کتّے کو بھی حَقِیر نہ جانے اور کبھی ایسا مُتَکَبِّر کہ بڑوں بڑوں کو خاطر میں نہ لائے، کبھی تو ایسا مُخْلِص کہ اپنا نیک عمل ظاہر ہونے پر پریشان ہو جائے اور کبھی ایسی حالت کہ تعریف نہ ہونے پر مَلال محسوس کرے، کبھی ایسا صابر کہ بڑی سے بڑی مُصیبت پر اُف تک نہ کرے اور کبھی ایسی بے صبری کہ ذَرا سی تکلیف پر واویلا مچادے، کبھی تو اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کا ایسا خوف کہ گناہ

کرنے کے تَصَوُّر ہی سے گھبرائے اور کبھی ایسی **غفلت** کہ بڑے بڑے گناہ کرنے کے بعد بھی آثارِ نَدامت دِکھائی نہ دیں، کبھی تو **عشقِ رسول** (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کا ایسا جذبہ کہ زبانِ حال سے پکار اُٹھے:

میرے تو آپ ہی سب کچھ ہیں رحمتِ عالَم
میں جی رہا ہوں زمانے میں آپ ہی کے لئے

اور کبھی **دُنیا کی محبت** کا ایسا غلَبہ کہ اِسی کو اپنا سب کچھ سمجھ بیٹھے، کبھی تو مسلمانوں کی **خیر خواہی** کا ایسا جذبہ کہ خود نُقصان اُٹھا کر بھی دوسروں کا بَھلا کرے اور کبھی ایسا **خود غَرَض** کہ اپنے فائدے کے لئے مسلمان بھائی کو نُقصان پہنچانے سے بھی دریغ نہ کرے، کبھی تو ایسا **اِسْتِغْناء** (یعنی بے نیازی) کہ جائے عزت پر باوجودِ اِصرار نہ بیٹھے اور کبھی ایسی **حُبِّ جاہ** (یعنی عزت کی خواہش) کہ نُمایاں جگہ نہ ملنے پر منہ پُھلائے بلکہ اس مَحْفِل سے ہی رُخصت ہو جائے، کبھی تو ایسی **قَناعت** کہ حاجت سے زائد مال ملے بھی تو لینے پر تیار نہ ہو اور کبھی ایسی **لالچ** کہ کثیر مال ہونے کے باوُجُود مال بڑھانے کی کوشش میں لگا رہے، کبھی تو ایسی **حیاء** کہ تنہائی میں بھی خلافِ حیاء کام نہ کرے اور کبھی ایسی **بے باکی** کہ لوگوں کے سامنے بھی بے حیائی کے کام کرنے سے نہ شرمائے، عَلٰی ھٰذَا الْقِیَاس۔

تشویش ناک تبدیلیاں

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! دِل میں ہونے والی یہ تبدیلیاں اِنتہائی تَشْوِیش ناک ہیں لہٰذا ہمیں اِس کی طرف سے ہرگز کوتاہی نہیں برتنی چاہیے۔ اس کے لئے

ہمیں اوّلاً بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں **قلبِ سَلیم** (یعنی اچھی باتوں کا اثر قبول کرنے والے دِل) کا سوال کرنا چاہیے۔ ہمارے **میٹھے میٹھے آقا** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جن کے **قلبِ اَطْہَر** سے جارِی ہونے والے رُوحانی چشموں سے سارا عالَم سَیراب ہورہا ہے، وہ بھی **اللّٰہ تعالیٰ** سے اس طرح دُعا کیا کرتے: "**یَامُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِکَ یعنی اے دِلوں کو پھیرنے والے! میرے دِل کو اپنے دین پر قائم رکھ۔**"

(المسند للامام احمد بن حنبل ،مسند انس بن مالك،الحديث١٢١٠٨،ج٤،ص٢٢٥)

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! بارگاہِ خداوندی میں دُعا کے ساتھ ساتھ اِصلاحِ قلب کے لئے عَمَلی کوشش کرنا بھی بَہُت ضَروری ہے۔ اِس کے لئے ہمیں سب سے پہلے اپنے دِل کا مُحاسَبہ کرنا چاہیے کہ **فِی الْوَقت** ہمارے دِل پر جن صِفات کا غَلَبہ ہے اِن میں کتنی صِفات حَسَنہ (یعنی اچھی صِفات مثلاً سَخاوت، اِخلاص، رَحم وغیرہ) ہیں اور کتنی سَیِّئَہ (یعنی بُری مثلاً حَسَد، تکبُّر، بُغض، بدگمانی وغیرہ)؟ پھر نتیجہ سامنے آنے پر اچھی صِفات کی بَقا کے لئے کمر بستہ ہوجائیں اور بُری صفات سے چُھٹکارے کی کوشش شروع کردیں۔

زیرِنظر رِسالے "**بدگمانی**" میں دِل کو عارِض ہونے والی ایک صفت **بدگمانی** کے بارے میں معلومات فراہم کرنے کی کوشش کی گئی ہے مثلاً گُمان کسے کہتے ہیں؟ اِس کی کتنی اَقسام ہیں؟ **بدگمانی** کب جائز ہے اور کب ناجائز؟ اس پر شَرعی حکم کب لگے گا؟ وغیرھا نیز اس کی ہلاکت خیزیوں کے بیان کے بعد **عِلاج** کے طریقے بھی دَرج کردیئے گئے ہیں۔ اِس رسالے کو مُرتَّب کرنے کے لئے قرآن مجید،

اِس کی **8** تفاسیر، **10** کُتُبِ اَحادیث، ان کی **5** شُرُوحات، فتاویٰ اَمْجَدِیَّہ، فتاویٰ رَضَوِیَّہ، فیضانِ سُنّت (جلد اوّل) اور **12** دیگر کُتُب سے مَوادلیا گیا ہے، علاوہ ازیں تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے **نگران** مَدَّظِلُّہُ الْعَالِی کے کیسٹ بیان "**بدگمانی**" سے بھی بھر پور اِسْتِفادہ کیا گیا ہے (یہ کیسٹ بیان مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے ھدیۃً حاصل کیا جاسکتا ہے)۔

اِس رِسالے میں تقریباً **5** آیاتِ قرآنیہ، **20** احادیثِ مبارکہ اور **11** حکایات شامل ہیں۔ اُمّید واثق ہے کہ اِصلاحِ قلب کے سلسلے میں یہ رسالہ بہت مُفید ثابت ہوگا، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ۔

اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولٰینا شاہ اِمام اَحمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن **فتاویٰ رضویہ** جلد 23 صفحہ 624 تا 626 پر لکھتے ہیں: "**مُحَرَّمَاتِ باطِنیہ** (باطنی ممنوعات مَثَلاً) تکبُّر و رِیا وعُجب (یعنی غرور) وحَسَد وغیرہا اور اُن کے **مُعَالَجَات** (یعنی علاج) کہ ان کا علم بھی ہر مسلمان پر اَہم فرائض سے ہے۔" اس رسالے کو نہ صرف خود پڑھیئے بلکہ دوسرے اِسلامی بھائیوں کو اس کے مطالعہ کی ترغیب دے کر ثوابِ جاریہ کے مستحق بنئے۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ ہمیں "**اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش**" کرنے کیلئے مَدَنی انعامات پر عمل کرنے اور مَدَنی قافلوں کا مسافر بنتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور **دعوتِ اسلامی** کی تمام مجالس بشمول **مَجلِس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ** کو دن گیارہویں رات بارہویں ترقی عطا فرمائے۔

اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

شعبہ اصلاحی کتب (مجلس المدینۃ العلمیۃ)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

دُرُود پاک کی فضیلت

سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک ومختار، حبیبِ پروردگار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ رحمت نشان ہے: ''اے لوگو! بے شک بروزِ قِیامت اسکی دَہشتوں اور حساب کتاب سے جلد نجات پانے والا شخص وہ ہوگا جس نے تم میں سے مجھ پر دُنیا کے اندر بکثرت دُرُود شریف پڑھے ہوں گے۔'' (فردوس الاخبار، الحدیث ۸۲۱۰، ج ۲، ص ۴۷۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نقصان اُٹھانے والا تاجر

ایک بُزُرگ فرماتے ہیں کہ میں ایک مسجِد میں نَماز ادا کرنے گیا۔ وہاں میں نے دیکھا کہ ایک مالدار تاجر بیٹھا ہے اور قریب ہی ایک فقیر دُعا مانگ رہا ہے: ''یاالٰہی عَزَّوَجَلَّ! آج میں اِس طرح کا کھانا اور اِس قِسم کا حلوہ کھانا چاہتا ہوں۔'' تاجر نے یہ دُعا سن کر **بدگُمانی** کرتے ہوئے کہا: ''اگر یہ مجھ سے کہتا تو میں اِسے ضرور کھلاتا مگر یہ بہانہ سازی کر رہا ہے اور مجھے سُنا کر اللّٰہ تعالٰی سے دُعا کر رہا ہے تاکہ میں سُن کر اسے کھلا دوں، وَاللّٰہ! میں تو اسے نہیں کھلاؤں گا۔'' وہ فقیر دُعا سے فارغ ہوکر ایک کونے میں سو رہا۔ کچھ دیر بعد ایک شخص ڈھکا ہوا طَباق لے کر آیا اور دائیں

بائیں دیکھتا ہوا فقیر کے پاس گیا اور اسے جگانے کے بعد وہ طَباق بصد عاجزی اس کے سامنے رکھ دیا۔ تاجِر نے غور سے دیکھا تو یہ وُہی کھانے تھے جن کے لئے فقیر نے دُعا کی تھی۔ فقیر نے حسبِ خواہش اس میں سے کھایا اور بقیہ واپس کر دیا۔

تاجِر نے کھانا لانے والے کو اللّٰہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر پوچھا: ''کیا تم اِنہیں پہلے سے جانتے ہو؟'' کھانا لانے والے نے جواب دیا: ''بخدا! ہرگز نہیں، میں ایک مزدور ہوں میری زوجہ اور بیٹی سال بھر سے ان کھانوں کی خواہش رکھتی تھیں مگر مہیا نہیں ہو پاتے تھے۔ آج مجھے مزدوری میں ایک مِثْقال (یعنی ساڑھے چار ماشے) سونا ملا تو میں نے اس سے گوشت وغیرہ خریدا اور گھر لے آیا۔ میری بیوی کھانا پکانے میں مصروف تھی کہ اس دوران میری آنکھ لگ گئی۔ آنکھیں تو کیا سوئیں، سوئی ہوئی قسمت انگڑائی لے کر جاگ اُٹھی، مجھے خواب میں حضور سرورِ عالم، نورِ مجسم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا جلوۂ زیبا نظر آ گیا، میں نظارۂ محبوب میں گم تھا کہ لَبہائے مُبارَکہ کو جُنْبِش ہوئی، رحمت کے پھول جھڑنے لگے اور اَلفاظ کچھ یوں ترتیب پائے: **''آج تمہارے علاقے میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا ایک ولی آیا ہوا ہے، اُس کا قِیام مسجِد میں ہے۔ جو کھانے تم نے اپنے بیوی بچوں کے لئے تیار کروائے ہیں اِن کھانوں کی اسے بھی خواہش ہے، اس کے پاس لے جاؤ وہ اپنی خواہش کے مطابق کھا کر واپس کر دے گا، بقیہ میں اللّٰہ تعالیٰ تیرے لئے بَرَکت عطا فرمائے گا اور میں تیرے لئے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔''** نیند سے اُٹھ کر میں نے حکم کی تعمیل کی جس کو تم نے بھی دیکھا۔

وہ تاجر کہنے لگا: ''میں نے اِن کو اِنہی کھانوں کے لئے دُعا مانگتے سنا تھا، تم نے ان کھانوں پر کتنی رقم خرچ کی؟'' اس شخص نے جواب دیا: ''مثقال بھر سونا۔'' اس تاجر نے اسے پیش کش کی: ''کیا ایسا ہوسکتا ہے کہ مجھ سے دس مثقال سونا لے لو اور اس نیکی میں مجھے ایک قیراط کا حصہ دار بنا لو؟'' اس شخص نے کہا: ''یہ نامُمکِن ہے۔'' اُس تاجر نے اِضافہ کرتے ہوئے کہا: ''اچھا میں تجھے بیس مثقال سونا دے دیتا ہوں۔'' اس شخص نے اپنے اِنکار کو دُہرایا حتّٰی کہ اس تاجر نے سونے کی مقدار بڑھا کر پچاس پھر سو مثقال کردی مگر وہ شخص اپنے اِنکار پر ڈٹا رہا اور کہنے لگا: ''وَاللہ! جس شے کی ضمانت رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے دی ہے، اگر تو اس کے بدلے ساری دُنیا کی دولت بھی دیدے پھر بھی میں اسے فروخت نہیں کروں گا، تمہاری قسمت میں یہ چیز ہوتی تو تم مجھ سے پہل کرسکتے تھے لیکن اللہ تعالٰی اپنی رحمت کے ساتھ خاص کرتا ہے جسے چاہے۔'' تاجر نہایت نادِم و پریشان ہوکر مسجد سے چلا گیا گویا اس نے اپنی قیمتی مَتاع کھودی ہو۔

(روض الریاحین، الحکایۃ الثلاثون بعد الثلاث مئۃ، ص ۲۷۷، ملخصاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کثرتِ گمان کی مُمانعت

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قراٰن پاک میں اِرشاد فرمایا:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ٘ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ

ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! بہُت گُمانوں سے بچو بیشک کوئی گُمان گناہ ہو جاتا ہے۔

(پ ۲٦، الحجرٰت: ۱۲)

حضرت علّامہ عبداللہ ابوعُمر بن محمد شیرازی بیضاوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی (اَلْمُتَوَفّٰی ۷۹۱ھ) تفسیر بیضاوی میں لکھتے ہیں: ''تاکہ مسلمان ہر گمان کے بارے میں مُحتَاط ہوجائے اور غوروفکر کرے کہ یہ گمان کس قَبِیل سے ہے۔''

(تفسیر بیضاوی، پ۲۶، الحجرات، تحت الآیۃ ۱۲، ج۵، ص۲۱۸)

اس آیتِ کریمہ کے تحت حضرت سیدنا اِمام فخر الدین رازِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی (اَلْمُتَوَفّٰی ۶۰۶ھ) تفسیرِ کبیر میں لکھتے ہیں: ''کیونکہ کسی شخص کا کام دیکھنے میں تو بُرا لگتا ہے مگر حقیقت میں ایسا نہیں ہوتا کیونکہ ممکن ہے کہ کرنے والا اسے بھول کر کر رہا ہو یا دیکھنے والا ہی غلطی پر ہو۔''

(التفسیر الکبیر، پ۲۶، الحجرات، تحت الآیۃ ۱۲، ج۱۰، ص۱۱۰)

گمان کسے کہتے ہیں؟

ہر وہ خیال جو کسی ظاہری نشانی سے حاصل ہوتا ہے گمان کہلاتا ہے، اس کو ظَن بھی کہتے ہیں۔ مثلاً دُور سے دُھواں اُٹھتا دیکھ کر آگ کی موجودگی کا خیال آنا۔

(مفردات اِمام راغب، ص۵۳۹، ماخوذاً)

گمان کی اقسام

بُنیادی طور پر گمان (ظَن) کی دو قسمیں ہیں:

(1)......حُسنِ ظن (یعنی اچھا گمان)۔

(2)......سوءِ ظن (یعنی بُرا گمان، اسے بدگمانی بھی کہتے ہیں)۔

پھر اِن میں سے ہر ایک کی دو قسمیں ہیں:

چنانچہ حُسنِ ظن کبھی تو واجِب ہوتا ہے جیسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ اچھا گمان

رکھنا اور کبھی مُسْتَحَب جیسے مُؤمن صَالِح کے ساتھ نیک گُمان۔

(خزائن العرفان، پ۲۶، الحجرات، تحت الآیۃ۱۲)

اسی طرح سوئے ظن (بدگُمانی) کی بھی دو قسمیں ہیں:

(1)......جائز۔ (2)......مَمْنُوع۔

(۱) بدگُمانی کے جائز ہونے کی صورتیں

پہلی صورت:

فاسِقِ مُعْلِن (یعنی علانیہ گناہ کرنے والے) کے ساتھ ایسا گُمان کرنا جیسے اَفعال اس سے ظہور میں آتے ہوں۔ (خزائن العرفان، پ۲۶، الحجرات، تحت الآیۃ۱۲)

علّامہ محمد بن احمد انصاری قرطبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی (اَلْمُتَوَفّٰی ٦٧١ھ) لکھتے ہیں: ''اگر کوئی شخص نیک ہو تو اس کے بارے میں بدگُمانی جائز نہیں اور جو علانیہ گناہ کبیرہ کا مُرتَکِب ہو اور فِسْق میں مشہور ہو تو اُس کے بارے میں بدگُمانی کرنا جائز ہے۔''

(الجامع لاحکام القران، پ٢٦، الحجرات تحت الآیۃ١٢، ج٨، ص٢٣٨ ملخصًا)

علّامہ سیِّد محمود آلُوسی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی (اَلْمُتَوَفّٰی ١٢٧٠ھ) ارشاد فرماتے ہیں: ''سوئے ظن اُس وقت حرام ہوگا جب مَظْنُون (یعنی جس کے بارے میں گُمان کیا جائے) ایسا شخص ہو جس کے عُیُوب کی پوشیدگی، صالِحیّت (یعنی نیک ہونے) اور اَمانت و دِیانت کا مُشاہَدہ کیا جائے (یعنی وہ نیکی میں مشہور ہو) اور اگر کوئی شک میں مُبتَلا کرنے والے بُرے کاموں میں علانیہ طور پر مَشْغُول ہو جیسے شراب کی دُکان میں آنا جانا یا گانے والی فاجِرہ عورتوں کی صُحبت اِختِیار کرنا یا کسی بے رِیش (بغیر داڑھی

والے) کی طرف مسلسل دیکھتے رہنا، تو اس صورت میں بدگمانی حرام نہیں، چاہے گُمان کرنے والے نے انہیں شراب پیتے یا زِنا کرتے یا بے ہودہ کام (یعنی بدفعلی) کرتے ہوئے نہ دیکھا ہو۔''

(روح المعانی، پ۲٦، الحجرات تحت الآیة ۱۲، ج۲٦، ص۴۲۸ ملخصاً)

علّامہ اسماعیل حقی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی (اَلْمُتَوَفّٰی ۱۱۳۷ھ) ارشاد فرماتے ہیں: ''گُمان کی طرف اُس وقت تک پیش رفت نہ کی جائے جب تک کہ مَظْنُوْن (یعنی جس کے بارے میں دِل میں گُمان آئے) کے بارے میں غور وفکر نہ کر لیا جائے۔ چنانچہ اگر مظنون نیک ہے تو اُس پر معمولی وہم کی وجہ سے بدگمانی نہ کی جائے بلکہ احتیاط برتی جائے اور تم اس وقت تک کسی کے ساتھ بدگُمانی نہ کرو جب تک کہ تمہارے لئے حُسنِ ظن رکھنا ممکن ہو۔ رہا فُسّاق کا معاملہ تو ان کے ساتھ ایسی بدگُمانی رکھنا جائز ہے جو ان کے اَفعال سے ظاہر ہو۔''

(روح البیان، پ۲٦، الحجرات تحت الآیة ۱۲، ج۹، ص۸۵)

صدرالشریعہ، بدرالطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی (اَلْمُتَوَفّٰی ۱۳۷٦ھ) لکھتے ہیں: ''بیشک مسلمان پر بدگُمانی حرام ہے مگر جبکہ کسی قرینہ سے اُس کا ایسا ہونا ثابت ہوتا ہو، تو اَب حرام نہیں۔ مثلاً کسی کو بھٹی (یعنی شراب خانے) میں آتے جاتے دیکھ کر اُسے شراب خور (یعنی شراب پینے والا) گُمان کیا تو اِس (یعنی بدگُمانی کرنے والے) کا قصور نہیں، اُس (یعنی شراب خانے میں آنے جانے والے) نے مَوْضَعِ تُہمت (یعنی تہمت لگنے کی جگہ) سے کیوں اِجْتِنَاب (یعنی پرہیز) نہ کیا۔'' (فتاویٰ امجدیہ، ج۱، ص۱۲۳)

امیر المؤمنین حضرتِ سیدنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: ''جو اپنے

آپ کو خود تہمت کے لئے پیش کر دے تو وہ اپنے بارے میں بدگمانی کرنے والے کو مَلامت نہ کرے۔'' (الدرالمنثور، ج۷،الحجرات تحت الآیة ١٢، ص ٥٦٦)

بدگمانی جائز ہونے کا مطلب

یاد رہے کہ اَہلِ مَعْصِیَّت اور علانیہ گناہ کرنے والوں سے بدگمانی جائز ہونے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہم ان کی بدگوئی یا عیب اُچھالنا شروع کر دیں بلکہ ایسی صورت میں رضائے الٰہی عزَّوَجلَّ کے لئے صرف دِل میں انہیں بُرا سمجھا جائے۔ (الحدیقة الندیة، ج ۲، ص ۱۱ ،ملخصًا) **اللّٰہ** عزَّوَجلَّ کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ''ہر مسلمان کی عزت، مال اور جان دوسرے (مسلمان) پر حرام ہے۔''

(جامع الترمذی ،کتاب البر والصلة ،الحدیث ١٩٣٤، ج٣، ص٣٧٢)

دوسری صورت :

جب نقصان میں مُبتلاء ہونے کا قَوِی اِحتمال ہو۔ مثلاً کسی اسلامی بھائی نے کسی کے ساتھ کاروباری شَراکت کی یا خرید وفروخت کی یا اس سے کرائے پر کوئی چیز لی یا کسی بھی طرح کا مالی مُعامَلہ طے کیا اور سامنے والے کی کسی مشکوک حَرکت کی وجہ سے دِل میں بے اختیار بدگمانی پیدا ہوئی اور اس نے اس بدگمانی کی بنیاد پر ایسی اِحتیاطی تدابیر اِختیار کیں جس سے سامنے والے کو کوئی نقصان نہ پہنچے تو جائز ہے کیونکہ اگر حقیقتاً سامنے والے کی نیت دُرُست نہ ہو اور یہ شخص حُسنِ ظَن ہی قائم کرتا رہ جائے تو نقصان میں مبتلا ہونے کا قَوِی اِمکان ہے۔

جیسا کہ علّامہ سیِّد محمود آلُوسی بغدادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی (اَلْمُتَوَفّٰی ۱۲۷۰ھ) تفسیر روح المعانی میں لکھتے ہیں: ''گُمان کرنے والے کے لئے بُرے گُمان کے تقاضے پرعمل کرنے میں کوئی حرج نہیں (جبکہ مظنون کو کوئی نقصان نہ پہنچے) مثلاً اس نے کسی شخص کے بارے میں گُمان کیا کہ وہ اُسے نقصان پہنچانا چاہتا ہے تو وہ اس سے بچنے کے لئے ایسے اَقدامات کرسکتا ہے جن کی وجہ سے اُس (سامنے والے) شخص کو نقصان نہ پہنچے۔ طبرانی شریف میں ہے: ''لوگوں سے سوئے ظَن کے ذریعے اپنی حفاظت کرو۔'' (المعجم الاوسط، الحدیث ۵۹۸، ج۱، ص ۱۸۱) مزید لکھتے ہیں: ''بُرے گُمانوں میں سے بعض وہ ہیں جن کی پیروی مُباح (جائز) ہے جیسے معاشی معاملات میں بدگُمانی ہونا۔''

(روح المعانی، پ۲٦، الحجرات تحت الآیة ۱۲، ج۲٦، ص۴۲۸، ۴۲۹)

علّامہ اسماعیل حقی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی (اَلْمُتَوَفّٰی ۱۱۳۷ھ) تفسیر روح البیان میں لکھتے ہیں: ''بعض گُمان مُباح (جائز) ہیں جیسے اُمورِ معاش یعنی دُنیاوی معاملات اور معاش کے مُہِمّات میں بدگُمانی کرنا بلکہ ان اُمور میں بدگُمانی مُوجِبِ سلامتی (یعنی سلامتی کا سبب) ہے۔'' (روح البیان، پ۲٦، الحجرات، تحت الآیة ۱۲، ج۹، ص۸۴)

(2) بدگُمانی ممنوع ہے

جیسے اللّٰہ تعالیٰ کے ساتھ بُرا گمان رکھنا اور نیک مُؤمن کے ساتھ بُرا گُمان رکھنا۔

(تفسیر خزائن العرفان، پ۲٦، الحجرات، تحت الآیۃ ۱۲، فتح الباری، کتاب البر والصلة، ج۱۵، ص۲۱۹)

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے بدگُمانی کا مطلب یہ ہے کہ یہ گُمان رکھنا کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھے رِزْق نہیں دے گا یا میری حفاظت نہیں فرمائے گا یا میری مدد نہیں کرے گا، وغیرہا۔ (الحديقة الندية ،ج۲،ص۷)

''حُکْم'' کے تین حُرُوف کے نِسبت سے بدگُمانی سے بچنے کے 3 فرامین

(1)......نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسولِ اَکرم، شہنشاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ''بدگُمانی سے بچو بے شک بدگُمانی بدترین جھوٹ ہے۔''

(صحيح البخاری، كتاب النكاح، باب مايخطب علی خطبة اخيه، الحديث ۵۱۴۳، ج۳، ص۴۴۶)

(2)......ارشاد فرمایا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: ''مسلمان کا خون، مال اور اس سے بدگُمانی (دوسرے مسلمان پر) حرام ہے۔''

(شعب الايمان ، باب فی تحريم اعراض الناس، الحديث ۶۷۰۶، ج۵، ص۲۹۷)

(3)......حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا سے مرفوعاً مروی ہے: ''جس نے اپنے مسلمان بھائی سے بُرا گُمان رکھا، بے شک اس نے اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ سے بُرا گُمان رکھا۔'' (الدرالمنثور، پ۲۶، الحجرٰت، تحت الآية ۱۲، ج۷، ص۵۶۶)

بدگُمانی پر حکم شرعی کب لگے گا؟

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! کسی شخص کے دِل میں کسی کے بارے میں بُرا گمان آتے ہی اسے گنہگار قرار نہیں دیا جائے گا کیونکہ محض دِل میں بُرا خیال آجانے کی بنا پر سزا کا حقدار ٹھہرانے کا مطلب کسی اِنسان پر اس کی طاقت سے زائد بوجھ

ڈالنا ہےاور یہ بات شرعی تقاضے کے خلاف ہے، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

لَا یُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ترجمۂ کنزالایمان: اللہ کسی جان پر بوجھ نہیں ڈالتا مگراس کی طاقت بھر۔ (پ ۲،البقرة:۲۸۶)

بدگمانی کے حرام ہونے کی دو صورتیں

(۱)...... جب اِنسان اس بدگمانی کو دِل پر جمالے (یعنی اس کا یقین کر لے)۔

(۲)...... **اِس کو زبان پر لے آئے یا اِس کے تقاضے پر عمل کر لے۔**

(۱) بدگمانی کو دل پر جمالینا

شارح بخاری علّامہ بدرُ الدِّین محمود بن احمد عینی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی (اَلْمُتَوَفّٰی ۸۵۵ھ) فرماتے ہیں: گمان وہ حرام ہے جس پر گمان کرنے والا مُصِر ہو (یعنی اصرار کرے) اور اسے اپنے دِل پر جمالے نہ کہ وہ گمان جو دِل میں آئے اور قرار نہ پکڑے۔

(عمدة القاری ،الحدیث ۶۰۶۶ ج ۹ ص ۱۴)

حُجَّۃُ الْاِسْلام اِمام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی (اَلْمُتَوَفّٰی ۵۰۵ھ) فرماتے ہیں: ''(مسلمان سے) **بدگمانی** بھی اسی طرح حرام ہے جس طرح زبان سے بُرائی کرنا حرام ہے۔ لیکن بدگمانی سے مُراد یہ ہے کہ دِل میں کسی کے بارے میں بُرا یقین کرلیا جائے، رہے دِل میں پیدا ہونے والے خدشات و وَسْوَسے تو وہ معاف ہیں بلکہ شک بھی معاف ہے۔'' مزید لکھتے ہیں: ''بدگمانی کے پُختہ ہونے کی **پہچان** یہ ہے کہ مظنون کے بارے میں تمہاری قلبی کَیفیّت تبدیل ہوجائے، تمہیں اُس سے نفرت محسوس ہونے لگے، تم اُس کو بوجھ سمجھو، اس کی عزت و اِکرام اور اس کے لئے

فکر مند ہونے کے بارے میں سُستی کرنے لگو۔ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَ سَلَّمَ نے فرمایا: **جب تم کوئی بدگمانی کرو تو اس پر جمے نہ رہو۔** (المعجم الکبیر،الحدیث ۳۲۲۷،ج۳،ص۲۲۸) **یعنی اسے اپنے دِل میں جگہ نہ دو، نہ کسی عمل کے ذریعے اس کا اِظہار کرو اور نہ اَعضاء کے ذریعے اس بدگمانی کو پُختہ کرو۔''**

(احیاء علوم الدین ، کتاب آفات اللسان،ج۳،ص۱۸۶)

مثلاً شیطان نے کسی اِسلامی بھائی کے دِل میں کسی نیک شخص کے بارے میں **ریاکاری** کا گُمان ڈالا تو اس اِسلامی بھائی نے اس گُمان کو فوراً جھٹک دیا اور اس مسلمان کے بارے میں **مُخْلِص** ہونے کا **حُسنِ ظَن** قائم کرلیا تو اب اس کی **گرِفت** نہیں ہوگی اور نہ ہی یہ گنہگار ہوگا۔ اِس کے برعکس اگر دِل میں بدگمانی آنے کے بعد اُس کو نہ جھٹلایا اور وہ **بدگُمانی** اس کے دِل میں قَرار پکڑے رہی حتّٰی کہ یقین کے دَرَجے پر پہنچ گئی کہ فُلاں شخص ریاکار ہی ہے تو اب بدگُمانی کرنے والا گناہ گار ہوگا چاہے اس بارے میں زبان سے کچھ نہ بولے۔

(۲) بدگمانی زبان پر لے آنا یا اس کے تقاضے پر عمل کر لینا

علّامہ عبدالغنی نابلسی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی (اَلْمُتَوَفّٰی ۱۱۴۳ھ) **لکھتے ہیں:** شک یا وہم کی بناء پر مؤمنین سے **بدگُمانی** اِس صورت میں **حرام** ہے جب اس کا اثر اَعضاء پر ظاہر ہو یعنی اس کے **تقاضے پر عمل** کرلیا جائے مثلاً اس بدگُمانی کو زبان سے بیان کردیا جائے۔ (الحدیقۃ الندیۃ، ج۲،ص۱۳ ملخصًا)

اور **علّامہ سیِّد محمود آلُوسی** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی (اَلْمُتَوَفّٰی ۱۲۷۰ھ) **لکھتے ہیں:**

جب بدگُمانی غیر اِختیاری ہوتو جس چیز کی مُمانَعت ہے، وہ اس کے تقاضے کے مطابق عمل کرنا ہے یعنی مظنون (یعنی جس کے بارے میں دِل میں گُمان آئے) کو حقیر جاننا یا اس کی عیب گوئی کرنا یا اس بدگُمانی کو بیان کر دینا۔

(روح المعانی ، پ ۲۶ ،الحجرات:تحت الآیۃ ۱۲، ج۲۶، ص۴۲۹ ،ملخصاً)

مثلاً آپ کی دعوت میں نہ پہنچنے والے اِسلامی بھائی نے ملاقات ہونے پر اپنا کوئی عُذر پیش کیا مگر آپ کے دِل میں شیطان نے وَسْوَسَہ ڈالا کہ یہ جھوٹ بول رہا ہے اور آپ نے اس گُمان کی پیروی کرتے ہوئے فوراً بول دیا کہ تم جھوٹ بول رہے ہو، تو ایسی بدگُمانی حرام ہے۔

بدگُمانی کی تباہ کاریاں

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! بدگُمانی میں مبتلا ہونے والا وادیٔ ہلاکت میں جا پڑتا ہے کیونکہ اِس ایک گناہ کی وجہ سے دیگر کئی گناہ سرزَد ہو جاتے ہیں مثلاً:

(1)......اگر سامنے والے پر اِس کا اظہار کیا تو اُس کی دِل آزاری کا قوی اندیشہ ہے اور بغیر اِجازتِ شرعی مسلمان کی دل آزاری حرام ہے۔ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ''جس نے کسی مسلمان کو اَذِیَّت دی اس نے مجھے اَذِیَّت دی اور جس نے مجھے اَذِیَّت دی، پس اس نے اللّٰہ تعالٰی کو اَذِیَّت دی۔'' (المعجم الاوسط ،الحدیث۳۶۰۷، ج۲،ص۳۸۶)

(2)......اگر اس کی غیر موجودگی میں کسی دوسرے پر اِظہار کیا تو غیبت ہو جائے گی اور مسلمان کی غیبت کرنا حرام ہے۔ قران پاک میں ارشاد ہوتا ہے:

وَلَا یَغۡتَبۡ بَّعۡضُکُمۡ بَعۡضًا ؕ اَیُحِبُّ اَحَدُکُمۡ اَنۡ یَّاۡکُلَ لَحۡمَ اَخِیۡهِ مَیۡتًا فَکَرِهۡتُمُوۡهُ

ترجمۂ کنز الایمان: اور ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو۔کیا تم میں کوئی پسند رکھے گا کہ اپنے مَرے بھائی کا گوشت کھائے تو یہ تمہیں گوارا نہ ہوگا۔

(پ ۲٦، الحجرات: ۱۲)

حُجَّۃُ الْاِسلام اِمام محمد غزالی عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡوَالِی (اَلْمُتَوَفّٰی ۵۰۵ھ) ارشاد فرماتے ہیں: ''مسلمانوں سے **بدگمانی** رکھنا شیطان کے **مکروفریب** کی وجہ سے ہوتا ہے، بیشک بعض گُمان گناہ ہوتے ہیں اور جب کوئی شخص کسی کے بارے میں **بدگمانی** کو دِل پر جمالیتا ہے تو شیطان اس کو اُبھارتا ہے کہ وہ زبان سے اِس کا اِظہار کرے اس طرح وہ شخص **غیبت** کا مُرتکِب ہوکر ہلاکت کا سامان کر لیتا ہے یا پھر وہ اس کے **حُقُوق** پورے کرنے میں کوتاہی کرتا ہے یا پھر اُسے حقیر اور خود کو اُس سے **بہتر** سمجھتا ہے اور یہ تمام چیزیں ہلاک کرنے والی ہیں۔ (الحدیقة الندیة ، ج ۲، ص ۸)

(3)...... بدگُمانی کے نتیجے میں **تَجَسُّس** پیدا ہوتا ہے کیونکہ دِل محض گُمان پر صَبْر نہیں کرتا بلکہ تَحۡقِیق طَلَب کرتا ہے جس کی وجہ سے اِنسان **تَجَسُّس** میں جا پڑتا ہے اور یہ بھی **ممنوع** ہے۔ **اللّٰہ** تعالٰی نے ارشاد فرمایا:

وَلَا تَجَسَّسُوۡا

ترجمۂ کنز الایمان: اور عیب نہ ڈھونڈھو۔

(پ ۲٦، الحجرات: ۱۲)

صدر الافاضل حضرت مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡھَادِی (اَلْمُتَوَفّٰی ۱۳٦۷ھ) اس آیت کے تحت **تفسیر** خزائن العرفان میں لکھتے ہیں: ''یعنی

مسلمانوں کی عیب جوئی نہ کرو اور ان کے چُھپے حال کی جستجو میں نہ رہو جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی ستّاری سے چُھپایا۔''

(4)...... بدگمانی سے بُغض اور حسد جیسے باطنی اَمراض بھی پیدا ہوتے ہیں۔

(فتح الباری ،الحدیث ٦٠٦٦،ج ١٠،ص ٤١٠)

بدگمانی کی خوفناک آفت

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! والدین اولاد، بھائی بہن، زوج و زوجہ، ساس بہو، سُسر داماد، نند بھاوج بلکہ تمام اہلِ خانہ و خاندان نیز استاد شاگرد، سیٹھ اور نوکر، تاجر و گاہک، افسر و مزدور، حاکِم و مَحکُوم، الغرض ایسا لگتا ہے کہ تمام دینی و دُنیوی شُعبوں سے تعلق رکھنے والے مسلمانوں کی اکثریت اِس وقت **بدگمانی کی خوفناک آفت** کی لپیٹ میں ہے۔ کسی کو موبائل پر فون کریں اور وہ Receive نہ کرے تو **بدگمانی** ......شوہر کی تَوَجُّہ بیوی کی طرف کم ہوگئی تو فوراً ساس سے **بدگمانی**...... بیٹے کی توجہ کم ہوگئی تو فوراً بہو سے **بدگمانی**...... کسی فیکٹری سے اچھی نوکری سے فارغ ہوگئے تو دفتر کے کسی فرد سے **بدگمانی**...... کاروبار میں نُقصان ہوگیا تو قریبی **کاروباری حَرِیف سے بدگمانی**...... تنظیمی طور پر خِلافِ تَوَقُّع بات ہوگئی تو **ذِمہ داران سے بدگمانی**...... اِجتماعِ ذِکر و نعت کے اِنتظامات میں کمزوری ہوئی تو فوراً **مُنتَظِمین سے بدگمانی**...... اجتماعِ ذکر و نعت میں کوئی شخص جھوم رہا ہے یا رو رہا ہے تو **بدگمانی**...... کسی بُزُرگ یا پیر نے اپنے مریدین یا مُتعلِّقین کی ترغیب کے لئے کوئی اپنا واقعہ بیان کردیا تو فوراً ان سے **بدگمانی**...... جس نے قَرض لیا اور وہ

رَابِطے میں نہیں آرہا یا جس سے مال بُک کروالیا وہ مِل نہیں رہا تو فوراً **بدگُمانی**......کسی نے وقت دیا اور آنے میں تاخیر ہوگئی تو **بدگُمانی**......فُلاں کے پاس تھوڑے ہی عرصے میں گاڑی، اچھا مکان اور دیگر سہولیات آگئیں فوراً بدگُمانی، اُسے شہرت مل گئی تو **بدگُمانی**۔

آپ غور کرتے جائیں تو شب و روز نہ جانے کتنی مرتبہ ہم **بدگُمانی** کا شکار ہوتے ہوں گے۔ پھر یہ اِبتداءً پیدا ہونے والی بدگُمانی اُس شخص کے عیبوں کی ٹوہ میں لگاتی، حَسَد پر اُبھارتی، **غِیبت** اور **بُہتان** پر اُکساتی اور آخرت برباد کرتی ہے۔ اِسی بدگُمانی کی وجہ سے بھائی بھائی میں **دشمنی** ہوجاتی ہے، ساس بہو میں **ٹھن** جاتی ہے، میاں بیوی میں **جُدائی**، بھائی بہنوں کے درمیان **قَطعِ تَعَلُّق** ہوجاتی ہے اور یوں ہنستے بستے گھر **اُجڑ** جاتے ہیں اور اگر یہی بدگُمانی کسی مذہبی تحریک سے وابستہ اَفراد میں آجائے تو نگران و ماتحت کے درمیان **اعتماد کی فضا** ختم ہوجاتی ہے جس کی وجہ سے ناقابلِ بیان نُقصان اُٹھانا پڑتا ہے۔ اور اگر یہ بدگُمانی **اولیاءِ کرام** رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام بالخصوص اپنے **پیرومُرشِد** سے ہو تو ایسا شخص فُیُوض و بَرَکات سے محروم رہ جاتا ہے۔ اِمامِ اہلسنّت، مُجَدِّدِ دِین و ملت **شاہ مولانا احمد رضا خان** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن مُرِید پر پیر کے حُقُوق کا بیان کرتے ہوئے کچھ یوں لکھتے ہیں: ''(اپنے پیر سے متعلق) دِل میں بدگُمانی کو جگہ نہ دے بلکہ یقین جانے کہ میری سمجھ کی **غَلَطی** ہے۔''

(ماخوذ از فتاوٰی رضویہ، ج ۲۴، ص ۳۶۹)

”ھِدَایَت“کے پانچ حُرُوف کی نسبت سے اولیاءُ اللّٰہ سے بد گُمانی کرنے والوں کی توبہ کی5حکایات

(۱) سوداگر کی توبہ

علّامہ عبداللّٰہ بن اسعد یافعی عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡوَالِی (اَلۡمُتَوَفّٰی۷۶۸ھ) لکھتے ہیں:ایک صاحِبِ علم وفضل بیان کرتے ہیں کہ بغداد میں ایک سوداگر تھا جو اولیائے کرام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام کی شان میں بدکلامی کیا کرتا تھا۔ کچھ عرصہ بعد میں نے اسی شخص کو اولیائے کرام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام کی صُحبت میں دیکھا اور کسی نے مجھے بتایا کہ اس نے اپنی ساری دولت انہیں پر لُٹا دِی ہے۔ میں نے اس سوداگر سے اِس تبدیلی کی وجہ دریافت کی تو اس نے بتایا:”میں غَلَطی پر تھا اور اس کا اِحساس مجھے اِس طرح ہوا کہ ایک مرتبہ جمعہ کی نَماز کے بعد میں نے حضرتِ سیِّدُنا بِشر حافی عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡھَادِی کو دیکھا کہ بَہُت جلدی میں مسجِد سے نکل رہے ہیں۔ میں نے سوچا کہ دیکھو تو سہی یہ شخص بڑا صوفی کہلاتا ہے اور تھوڑی دیر کے لئے مسجد میں رُکنے کو تیار نہیں۔ میں نے سب کچھ چھوڑا اور اپنے دِل میں کہا: دیکھوں تو سہی کہ یہ کہاں جاتے ہیں؟ اور ان کے پیچھے پیچھے چل دیا۔ انہوں نے بازار جا کر نان بائی سے نرم نرم روٹیاں خریدیں، میں نے سوچا صُوفی صاحِب کو دیکھئے نرم نرم روٹیاں لے رہے ہیں، اس کے بعد آپ نے کباب والے سے ایک دِرہم کے کباب خریدے۔ یہ دیکھ کر میرا غصہ اور فُزُوں ہوا۔ وہاں سے وہ حلوائی کی دُکان پر پہنچے اور ایک دِرہَم کا فالُودہ لیا۔ میں نے دِل میں ٹھان لی کہ انہیں خریدنے دو، جب یہ اسے کھانے بیٹھیں گے تو

میں اِن کا مزہ کِرکِرا کروں گا۔ سب چیزیں خریدنے کے بعد انہوں نے جنگل کی راہ لی۔ میں نے سوچا انہیں بیٹھ کر کھانے کے لئے شاید سبزہ زار اور پانی کی تلاش ہے چنانچہ میں ان کے پیچھے لگا رہا حتّٰی کہ عَصْر کے وقت آپ ایک گاؤں کی مسجِد میں پہنچے، جہاں ایک بیمار آدمی موجود تھا۔ آپ اس کے سرہانے بیٹھ کر اسے کھانا کھلانے لگے۔ میں تھوڑی دیر کے لئے وہاں سے چلا گیا اور گاؤں کی سیر کو نکل گیا۔ جب میں واپس لوٹا تو حضرت بِشر حافی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی وہاں نہیں تھے۔ میں نے اس بیمار سے آپ عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی کے بارے میں پوچھا تو اس نے بتایا کہ وہ بغداد چلے گئے۔ میں نے پوچھا: ''بغداد یہاں سے کتنی دُور ہے؟'' اس نے بتایا: ''تقریباً 120 میل۔'' میری زبان سے نکلا: ''اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ۔'' مجھے اپنے کئے پر بہُت پچھتاوا ہوا۔ میرے پَلّے اتنے پیسے نہ تھے کہ سواری پر جاؤں اور نہ جسم میں اتنی سکت کہ پیدل جا پہنچوں۔ اس بیمار نے مشورہ دیا کہ حضرت بِشر حافی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی کے آنے تک یہیں رہو۔ چنانچہ میں دوسرے جمعہ تک وہیں رُکا رہا۔

اگلے جمعۃُ المبارک حضرت بِشر حافی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی کھانا لے کر پھر سے بیمار کے پاس پہنچے۔ جب آپ اسے کھانا کھلا چکے تو اس نے کہا: ''اے ابونصر! یہ شخص گزشتہ جمعہ آپ کے پیچھے یہاں آیا تھا اور ہفتہ بھر سے یہیں پڑا ہوا ہے اسے واپس پہنچا دیجئے۔'' حضرت بِشر حافی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی نے جلال سے میری طرف دیکھا اور پوچھا: ''میرے ساتھ کیوں آئے تھے؟'' میں نے کہا: ''مجھ سے غلطی ہو گئی۔''

فرمایا: ''میرے پیچھے پیچھے چلے آؤ۔'' میں ان کے پیچھے چلتا رہا حتّٰی کہ مغرب کے وقت ہم شہر کے قریب جا پہنچے۔ انہوں نے میرے محَلّے کے بارے میں پوچھا اور میرے بتانے کے بعد فرمانے لگے: ''**جاؤ اور دوبارہ ایسا نہ کرنا۔**'' میں نے اسی وقت سے اولیائے کرام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السَّلام کے بارے میں بدگوئی سے **توبہ** کرلی اور ان کی صُحبت اِختِیار کرلی اور اب اسی پر قائم رہوں گا، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ۔

(روض الریاحین،الحکایۃ السابعۃ والثلاثون بعد المئتین ،ص۲۱۸،ملخصاً)

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ اولیاءِ کرام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السَّلام سے بُغض وعَداوت رکھنے اوراُن کے بارے میں بدگُمانی کرکے ٹوہ میں پڑنے والے کو کتنی شرمندگی اُٹھانا پڑی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے اولیاء سے حُسنِ عقیدت قائم رکھنے کی توفیق دے، اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۷) بدگُمانی کرنے والی کنیز

علّامہ عبدالکریم بن ھوازن قشیری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی (اَلْمُتَوَفّٰی ۴۶۵ھ) رقم طراز ہیں: حضرت سیدنا ابوالحسن نوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی کی خادِمہ زیتونہ کا بیان ہے: ایک مرتبہ سخت سردی تھی، میں نے حضرت سے پوچھا: ''آپ کے لئے کچھ لاؤں؟'' تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے **دودھ اور روٹی** لانے کا حکم فرمایا۔ میں مطلوبہ چیزیں لے کر حاضِرِ خدمت ہوئی تو دیکھا کہ آپ کے سامنے کچھ کوئلے پڑے تھے جنہیں آپ ہاتھ سے اُلٹ پُلٹ رہے تھے۔ آپ نے روٹی لی اور کھانا شروع

کردی۔ اب منظر یہ تھا کہ آپ روٹی کھا رہے تھے اور دُودھ آپ کے ہاتھ پر بہہ رہا تھا جس پر کوئلے کی کالک لگی ہوئی تھی۔ یہ دیکھ کر میں نے دِل میں کہا: ''الٰہی عَزَّوَجَلَّ! تیرے یہ ولی کس قدر گندے ہوتے ہیں ان میں سے کوئی بھی صفائی کا خیال رکھنے والا نہیں ہوتا۔''

اِس کے بعد میں کسی کام سے گھر سے باہر نکلی تو اچانک ایک عورت آ کر مجھ سے چمٹ گئی اور مجھ پر اپنے کپڑوں کی گٹھڑی کی چوری کا اِلزام لگانے لگی۔ میرے فریاد کرنے کے باوُجود لوگ مجھے پکڑ کر کوتوال کے پاس لے گئے۔ حضرت کو اِطّلاع ہوئی تو آپ تشریف لائے اور میرے حق میں سِفارِش فرمائی۔ مگر کوتوال نے بصد ادب عرض کی: ''حضرت میں اسے کیسے چھوڑ سکتا ہوں جبکہ یہ عورت اس پر چوری کا اِلزام لگا رہی ہے۔'' اتنے میں ایک لڑکی وہاں آئی جس کے پاس وہی گٹھڑی تھی اور میری جان بخشی ہوگئی۔ حضرت مجھے لے کر گھر واپس آئے اور فرمایا: ''کیا اب دوبارہ کہوگی کہ اللّٰہ کے ولی کس قدر گندے ہوتے ہیں۔'' یہ سُن کر میں حیران رہ گئی اور فوراً توبہ کر لی۔ (الرسالة القشيرية، باب حديث الغار، ص٤٠٦)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(3) ولی کی طاقت

اِمامِ اہلسنّت مُجَدِّدِ دِین ومِلّت شاہ مولانا احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن (اَلْمُتَوفّٰی ۱۳٤۰ھ) کا بیانِ حِکایت ہے: حضرت خواجہ نقشبند رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ بخارا میں حضرت امیر کلال رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کا شُہرہ سُن کر خدمت میں حاضر ہوئے۔

آپ نے دیکھا کہ مکان کے اندر خاص لوگوں کا **مَجْمَع** ہے اور اَکھاڑے میں کُشتی ہو رہی ہے۔ حضرت بھی موجود ہیں اور کُشتی میں شریک ہیں، حضرت خواجہ نقشبند عالِمِ جلیل پابندِ شریعت (تھے)، ان کے قلب نے کچھ پسند نہیں کیا حالانکہ اس میں شرعاً (آج کل کی کُشتیوں کی مثل) کوئی ناجائز بات بھی شامل نہ تھی، یہ خیال آنا ہی تھا کہ **غنودگی** آگئی، دیکھا کہ حشر کا میدان ہے، ان کے اور جنّت کے درمیان دلدل کا ایک دریا حائل ہے۔ یہ گزر کر اس کے پار جانا چاہتے تھے۔ چنانچہ اِس میں اُترے اور جتنا زور لگاتے اتنا دھنستے چلے جاتے، یہاں تک کہ بغلوں تک دھنس گئے۔ اب نہایت پریشان ہوئے کہ کیا کریں، اتنے میں دیکھا کہ حضرت امیر کلال رَحْمَۃُاللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ تشریف لائے اور ایک ہاتھ سے باہر نکال کر دریا کے پار پہنچا دیا۔ پھر آپ کی آنکھ کُھل گئی اور اس سے پہلے کہ آپ کچھ کہتے، حضرت امیر کلال رَحْمَۃُاللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے فرمایا کہ اگر ہم کُشتی نہ لڑیں تو یہ **طاقت** کہاں سے آئے (یعنی ہمارا لڑنا اللہ تعالیٰ کی رضا اور جہاد کی تیاری کے لئے ہے)۔ یہ سُن کر آپ **فوراً** ان کے قدموں میں گر گئے اور ان کے ہاتھ پر **بیعت** کرلی۔

(ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُاللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ، حصہ۴، ص۳۶۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(4) خوش رنگ سیب

اِمامِ اہلسنّت مُجَدِّدِ دِین وملت شاہ مولانا احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن (اَلْمُتَوَفّٰی ۱۳۴۰ھ) کا بیان ہے: **ایک صاحِب اولیائے کرام** رَحْمَۃُاللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ میں

سے تھے۔آپ کی خدمت میں بادشاہِ وقت قدم بوسی کے لئے حاضر ہوا۔حضور کے پاس کچھ سیب نذر میں آئے تھے۔حضور نے ایک سیب بادشاہ کو دیا اور کہا کھاؤ۔اس نے عرض کی حضور بھی نوش فرمائیں۔چنانچہ آپ نے بھی کھائے اور بادشاہ نے بھی۔ اس وقت بادشاہ کو دِل میں خیال گزرا کہ یہ جو سب سے بڑا خوش رنگ سیب ہے اگر اپنے ہاتھ سے اُٹھا کر مجھے دے دیں تو میں جان لوں گا کہ یہ ولی ہیں۔آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے وہی سیب اُٹھا کر فرمایا: ''ہم مصر گئے تھے وہاں ایک جگہ جلسہ بڑا بھاری تھا، دیکھا کہ ایک شخص ہے اس کے پاس ایک گدھا ہے اور اس کی آنکھوں پر پٹی بندھی ہے۔ایک چیز ایک شخص کی دوسرے کے پاس رکھ دی جاتی ہے۔اس گدھے سے پوچھا جاتا ہے، گدھا ساری مجلس کا دورہ کرتا ہے، جس کے پاس ہوتی ہے، جا کر سر ٹیک دیتا ہے۔'' یہ حکایت ہم نے اس لئے بیان کی کہ اگر یہ سیب نہ دیں تو ہم ولی ہی نہیں اور اگر دیں گے تو اس گدھے سے بڑھ کر کیا کمال دِکھایا۔ یہ فرما کر سیب بادشاہ کی طرف پھینک دِیا۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت قُدِّسَ سِرُّہٗ، حصہ۴، ص۳۴۲)

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ اولیاءُ اللّٰہ رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام کی بارگاہ میں زبان کے ساتھ ساتھ دِل بھی سنبھال کر جانا چاہئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(5) شاہی دربار میں سفارش

شیخ فریدالدین عطّار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار (اَلْمُتَوَفّٰی ۶۰۶ھ) لکھتے ہیں: دو درویش طویل سفر کے بعد حضرت ابو عبداللّٰہ خفیف عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ اللَّطِیْف سے ملنے

پہنچے تو معلوم ہوا کہ آپ شاہی دربار میں جلوہ فرما ہیں۔ یہ سُن کر ان لوگوں نے سوچا کہ یہ کس قِسم کے بُزُرگ ہیں جو شاہی دربار میں حاضِری دیتے ہیں۔ بہرحال یہ دونوں بازار کی طرف نکل گئے اور اپنی جیب سِلوانے کے لئے ایک درزی کی دُکان پر پہنچے۔ اسی دوران درزی کی قینچی گم ہوگئی اور اس نے ان دونوں کو چوری کے شبہ میں گرفتار کروادیا۔ جب پولیس دونوں کو لے کر شاہی دربار میں پہنچی تو حضرت ابو عبداللّٰہ خفیف عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ اللَّطِیۡف نے بادشاہ سے اِن کی سِفارِش کرتے ہوئے فرمایا: ''یہ دونوں چور نہیں ہیں، لہٰذا اِن کو چھوڑ دیا جائے۔'' چنانچہ آپ کی سفارش پر ان دونوں کو رِہا کر دیا گیا۔ اس کے بعد آپ نے ان دونوں سے فرمایا: ''میں اسی وجہ سے دربارِ شاہی میں موجود رہتا ہوں۔'' یہ سُن کر وہ دونوں معذرت کرنے لگے اور آپ کے عقیدت مندوں میں شامل ہوگئے۔

(تذکرۃ الاولیاء، ذکرابو عبداللّٰہ خفیف، ص۱۰۹)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

''بدگمانی سے بچئے'' کے بارہ حُرُوف کی نسبت سے بد گُمانی کے 12 علاج

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! بدگُمانی کی ہلاکت خیزیوں سے بچنے کے لئے ہمیں چاہئے کہ اس باطِنی مرض کے علاج کے لئے عملی کوششوں کا آغاز کردیں۔

پہلا علاج

ہمیں چاہئے کہ اپنے مسلمان بھائیوں کی خوبیوں پر نظر رکھیں۔ جو اپنے

مسلمان بھائیوں کے بارے میں حُسنِ ظَن رکھتا ہے اسے سکونِ قلب نصیب ہوتا اور جو بدگُمانی کی بُری عادت میں مبتلا ہو اس کے دِل میں وحشتوں کا بسیرا رہتا ہے۔

دوسرا علاج

اپنی اِصلاح کی کوشش جاری رکھئے کیونکہ جو خود نیک ہوتا ہے وہ دوسروں کے بارے میں بھی اچھے گُمان رکھتا ہے۔ جو خود بُرے کاموں میں مشغول رہتا ہے اسے دوسرے بھی اپنے جیسے دِکھائی دیتے ہیں۔ عربی مقولہ ہے: اِذَا سَاءَ فِعْلُ الْمَرْءِ سَاءَتْ ظُنُوْنُهٗ یعنی جب کسی کے کام بُرے ہوجائیں تو اس کے گُمان بھی بُرے ہوجاتے ہیں۔ (فیض القدیر، ج۳، ص۱۵۷)

تیسرا علاج

بُری صُحبت سے بچتے ہوئے نیک صحبت اِختیار کیجئے، جہاں دوسری بَرَکتیں ملیں گی وہیں بدگُمانی سے بچنے میں بھی مدد ملے گی۔ روح المعانی میں ہے: ''صُحْبَةُ الْاَشْرَارِ تُوْرِثُ سُوْءَ الظَّنِّ بِالْاَخْیَارِ یعنی بُروں کی صحبت اچھوں سے بدگُمانی پیدا کرتی ہے۔ (روح المعانی، پ ۱۶، مریم، تحت الآیة ۹۸، ج۱۶، ص۶۱۲)

چوتھا علاج

جب بھی دِل میں کسی مسلمان کے بارے میں بدگُمانی پیدا ہو تو اپنی توجہ اس کی طرف کرنے کے بجائے بدگُمانی کے شَرعی اَحکام کو پیشِ نظر رکھئے اور بدگُمانی کے انجام پر نگاہ رکھتے ہوئے خود کو عذابِ الٰہی سے ڈرایئے۔ میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! یقیناً ہم جہنم کا ہلکے سے ہلکا عذاب بھی برداشت کرنے کی سَکت نہیں رکھتے۔ حضرت

ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡهُمَا روایت کرتے ہیں کہ رسولِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ ''دوزخیوں میں سب سے ہلکا عذاب جس کو ہوگا اسے **آگ کے جوتے پہنائے جائیں گے جن سے اس کا دماغ کھولنے لگے گا۔''**

(صحیح البخاری ،باب صفة الجنة والنار ، الحدیث ٦٥٦١ ،ج٤،ص٢٦٢)

پانچواں علاج

اپنے مالک ومولا عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں دستِ دُعا دراز کردیجئے اور یوں عرض کیجئے: ''اے میرے مالک عَزَّوَجَلَّ! تیرا یہ کمزورو ناتواں بندہ دُنیا وآخرت میں کامیابی کے لئے اس **بدگمانی** سے اپنے دِل کو بچانا چاہتا ہے۔ اے میرے رب عَزَّوَجَلَّ! میری مدد فرما اور میری اس کوشش کو کامیابی کی منزل تک پہنچادے۔ اے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے اپنے خوف سے معمور دِل، رونے والی آنکھ اور لرزنے والا بدن عطا فرما، اٰمِیۡن بِجَاہِ النَّبِیِّ الۡاَمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

چھٹا علاج

جب بھی کسی مسلمان کے بارے میں دِل میں بُرا گُمان آئے تو اسے جھٹکنے کی کوشش کریں اور اس کے عمل پر اچھا گُمان قائم کرنے کی کوشش کریں۔ مثلاً کوئی اِسلامی بھائی نعت یا بیان سُنتے ہوئے **اَشک بہا** رہا ہو اور اسے دیکھ کر آپ کے دِل میں اس کے متعلق **رِیاکاری** کی بدگمانی پیدا ہو تو فوراً اس کے **اِخلاص** سے رونے کے بارے میں حُسنِ ظَن قائم کرلیں۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ عظمت نشان ہے:

لَوۡلَاۤ اِذۡ سَمِعۡتُمُوۡهُ ظَنَّ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ ترجمۂ کنزالایمان: کیوں نہ ہوا جب تم نے

وَالْمُؤْمِنٰتُ بِاَنْفُسِهِمْ خَیْرًا ۙ وَّ قَالُوْا هٰذَاۤ اِفْكٌ مُّبِیْنٌ (پ۱۸،النور:۱۲)

اسے سُنا تھا کہ مسلمان مَردوں اور مسلمان عورتوں نے اپنوں پر نیک گمان کیا ہوتا اور کہتے یہ کُھلا بہتان ہے۔

علّامہ محمد بن جریر طبری عَلَیۡہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی (اَلْمُتَوفّٰی ۳۱۰ھ) اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں: یعنی مؤمنین ایک دوسرے کے بارے میں حُسنِ ظَن قائم کریں اور اسے بیان بھی کریں اگرچہ یہ گُمان یقین کے دَرَجے تک نہ پہنچا ہو۔

(جامع البیان فی تاویل القران، پ ۲٦، الحجرات، تحت الآیة ۱۲، ج ۱۱، ص ۳۹٤، ملخصا)

اس آیت کے تحت تفسیر خزائن العرفان میں ہے: ''مسلمان کو یہی حکم ہے کہ مسلمان کے ساتھ نیک گمان کرے اور بدگُمانی ممنوع ہے۔''

''حُسنِ ظَن'' کے پانچ حُرُوف کی نسبت سے حُسنِ ظن کے بارے میں 5 روایات

(۱) اچھا گمان عبادت ہے

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''اچھا گُمان اچھی عبادت سے ہے۔''

(سنن ابی داؤد، کتاب الادب، ج٤، ص۳۸۷، الحدیث۴۹۹۳)

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیۡہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی (اَلْمُتَوفّٰی ۱۳۹۱ھ) اس حدیث کے مختلف مطالب بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ''یعنی مسلمانوں سے اچھا گُمان کرنا، ان پر بدگُمانی نہ کرنا یہ بھی اچھی عبادات میں سے ایک عبادت ہے۔''

(مراۃ المناجیح، ج٦، ص٦٢١)

(2) بدگمانی پر جمے نہ رہو

حضرت سیدنا حارثہ بن نعمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْ وَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ''میری امت میں تین چیزیں لازِماً رہیں گی: بدفالی، حَسَد اور **بدگُمانی۔**'' ایک صحابی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عرض کی: ''یارسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! جس شخص میں یہ تین خصلتیں ہوں وہ ان کا کس طرح تَدارُک کرے؟'' ارشاد فرمایا: ''جب تم حَسَد کرو تو اللّٰہ تعالیٰ سے اِسْتِغْفار کرو اور جب تم کوئی **بدگُمانی کرو تو اس پر جمے نہ رہو** اور جب تم بدفالی نکالو تو اس کام کو کرلو۔''

(المعجم الکبیر، الحدیث ۳۲۲۷، ج۳، ص۲۲۸)

علّامہ محمد عبدالرؤوف مناوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی (اَلْمُتَوَفّٰی ۱۰۳۱ھ) فیض القدیر میں لکھتے ہیں: اس حدیث میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ یہ تینوں خصلتیں اَمراضِ قلب میں سے ہیں جن کا عِلاج ضَروری ہے جو کہ حدیث میں بیان کردیا گیا ہے۔ بدگُمانی سے بچنے کا طریقہ یہ ہے کہ دِل یا اعضاء سے اس کی تصدیق نہ کرے۔ تصدیقِ قلبی سے مراد یہ ہے کہ اس گُمان کو دِل پر جمالے اور اسے ناپسند نہ جانے اور اس (یعنی تصدیقِ قلبی) کی علامت یہ ہے کہ بدگُمانی کرنے والا اس بُرے گُمان کو زبان سے بیان کردے۔

(فیض القدیر، الحدیث ۳۴۶۵، ج۳، ص۴۰۱)

حُجَّۃُ الْاِسْلام اِمام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی (اَلْمُتَوَفّٰی ۵۰۵ھ) فرماتے ہیں: ''بدگُمانی کے حرام ہونے کی وجہ یہ ہے کہ دِل کے بھیدوں کو صرف اللّٰہ تعالیٰ جانتا

ہے۔لہٰذا تمہارے لئے کسی کے بارے میں بُرا گُمان رکھنا اس وقت تک جائز نہیں ہے جب تک تم اس کی بُرائی اس طرح ظاہر نہ دیکھو کہ اس میں تاوِیل کی گنجائش نہ رہے۔ پس اُس وقت تمہیں لامُحالہ اسی چیز کا یقین رکھنا پڑے گا جسے تم نے جانا اور دیکھا ہے۔اور اگر تم نے اُس کی بُرائی کو نہ اپنی آنکھوں سے دیکھا اور نہ ہی کانوں سے سُنا مگر پھر بھی تمہارے دِل میں اس کے بارے میں بُرا گُمان پیدا ہو تو سمجھ جاؤ کہ یہ بات تمہارے دِل میں شیطان نے ڈالی ہے۔اس وقت تمہیں چاہئے کہ دِل میں آنے والے اس گُمان کو جھٹلا دو کیونکہ یہ سب سے بڑا فِسْق ہے۔'' مزید لکھتے ہیں: ''یہاں تک کہ اگر کسی شخص کے منہ سے شراب کی بُو آرہی ہو تو اس کو شرعی حد لگانا جائز نہیں کیونکہ ہوسکتا ہے کہ اس نے شراب کا گھونٹ بھرتے ہی کُلّی کردی ہو یا کسی نے اسے زبردستی شراب پلادی ہو، جب یہ سب احتمال موجود ہیں تو (ثبوتِ شرعی کے بغیر) محض قلبی خیالات کی بنا پر تصدیق کردینا اور اس مسلمان کے بارے میں بدگُمانی کرنا جائز نہیں ہے۔''

(احیاء علوم الدین ، کتاب آفات اللسان، ج۳،ص۱۸۶)

(3) اچھی صورت پر محمول کرو

جلیلُ الْقدر تابعی حضرت سیدنا سعید بن مسیّب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ''اصحابِ رسول رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ میں سے میرے بعض بھائیوں نے مجھے لکھ کر بھیجا کہ اپنے مسلمان بھائی کے فعل کو اچھی صورت پر محمول کرو جب تک اس کے خلاف کوئی دلیل غالب نہ ہو جائے اور کسی مسلمان بھائی کی زبان سے نکلنے

والے کلمے کواس وقت تک بُرا گُمان نہ کرو جب تک کہ تم اسے کسی اچھی صورت پر محمول کر سکتے ہو اور جو خود اپنے آپ کو تہمت کے لئے پیش کرے اسے اپنے سِوا کسی کو ملامت نہیں کرنی چاہئے۔''

(شعب الایمان، باب فی حسن الخلق، فصل فی ترک الغضب، الحدیث ۸۳٤٥، ج٦، ص۳۲۳)

حضرت عمر بن خطاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا فرمانِ نصیحت نشان ہے: ''اپنے بھائی کی زبان سے نکلنے والے کلمات کے بارے میں بدگُمانی مت کرو جب تک کہ تم اسے بھلائی پر مَحْمول کر سکتے ہو۔''

(الدرالمنثور، ج۷، الحجرٰت، تحت الآیة ۱۲، ص ٥٦٥)

(4) مسلمان کا حال حَتَّی الْاِمکان اچھائی پر محمول کرنا واجب ہے

اِمامِ اہلسنّت مُجَدِّدِ دین وملت شاہ مولانا احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن (اَلْمُتَوَفّٰی ۱۳٤۰ھ) فتاویٰ رضویہ شریف میں لکھتے ہیں: ''**مسلمان کا حال حَتَّی الْاِمْکان صَلاح (یعنی اچھائی) پر حمل کرنا (یعنی گمان کرنا) واجب ہے۔**'' (فتاویٰ رضویہ، ج۱۹، ص۶۹۱)

صدرُ الْاَفاضِل حضرت مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی (اَلْمُتَوَفّٰی ۱۳٦۷ھ) تفسیر خزائن العرفان میں لکھتے ہیں: ''مؤمنِ صالح کے ساتھ بُرا گمان ممنوع ہے اس طرح (کہ) اُس کا کوئی کلام سُن کر فاسِد معنٰی مراد لینا باوُجود یکہ اس کے دوسرے صحیح معنی موجود ہوں اور مسلمان کا حال ان کے مُوافق ہو یہ بھی گُمانِ بَد میں داخل ہے۔''

(خزائن العرفان، پ۲٦، الحجرٰت ۱۲)

(5) مسلمان سے حُسنِ ظن رکھنا مستحب ہے

علاّمہ عبدالغنی نابلسی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی (اَلْمُتَوَفّٰی ۱۱٤۳ھ) لکھتے ہیں: جب

کسی مسلمان کا حال پوشیدہ ہو (یعنی اس کے نیک ہونے کا بھی اِحْتِمال ہو اور بد ہونے کا بھی) تو اُس سے **حُسنِ ظَن رکھنا مُسْتَحَب** اور اُس کے بارے میں **بدگُمانی حرام** ہے۔

(الحديقة الندية ، ج ٢ ، ص١٦ ، ١٧ ملخصًا)

عبادت گزار فقیر

علّامہ عبداللہ بن اسعد یافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی (اَلْمُتَوَفّٰی ۷۶۸ھ) **لکھتے** ہیں: اِمامُ الطَّائفہ حضرت سیدنا ابوالقاسم جنید بغدادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی **ایک مرتبہ** مسجدِ شونیزیہ میں بیٹھے کسی جنازے کا اِنتظار کر رہے تھے، اور بھی بَہُت سے باشندگانِ بغداد وہاں موجود تھے۔ آپ نے وہاں ایک **فقیر** کو دیکھا جس کے چہرے سے عبادت وریاضت کے آثار نُمایاں تھے۔ وہ لوگوں سے سُوال کر رہا تھا۔ حضرت سیدنا جنید بغدادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی نے سوچا کہ اس کے بجائے اگر یہ کوئی ایسا کام کرتا جس کے سبب یہ **لوگوں سے سُوال کرنے کی آفت** سے بچ جاتا تو بہتر تھا۔ اسی شب کی بات ہے کہ سیدنا جنید بغدادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی پر آپ کے **معمولاتِ** شب (یعنی نوافل اور وظائف وغیرہ) دُشوار ہو گئے اور کسی کام میں جی بھی نہیں لگ رہا تھا۔ آپ بَہُت دیر تک یونہی جاگتے رہے بالآخر آپ پر نیند کا غلبہ ہوا اور آپ کی آنکھ لگ گئی۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ اسی **فقیر** کو لایا گیا ہے اور ایک دسترخوان پر ڈال دیا گیا اور مجھ سے کہا جا رہا ہے کہ اس کا **گوشت کھا**، تو نے اس کی **غیبت** کی ہے، مجھ پر حقیقتِ حال واضح ہو گئی (یعنی میں سمجھ گیا کہ اس فقیر کے بارے میں بدگمانی کرنے کے بارے میں تنبیہ کی جا رہی ہے)۔ میں نے عرض

کی: ''میں نے اس کی غیبت نہیں کی، ہاں! اس سے متعلق دِل میں کچھ ایسا سوچا تھا۔'' جواب ملا: ''تم ان لوگوں میں سے نہیں، جن سے ہم اس قدر بھی گوارا کریں جاؤاس بندے سے معافی مانگو۔'' آپ عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡھَادِی فرماتے ہیں: ''صبح میں اس کی تلاش میں نکلا، وہ دریا کے کنارے مجھے مل گیا اور سبزیاں دھونے والے جو پتے وہاں چھوڑ جاتے ہیں، وہ چُن رہا تھا۔ میں نے اسے سلام کیا تو اس نے جواب دینے کے بعد کہا: ''اے اَبُوالْقاسم! پھر ایسا کرو گے؟'' میں نے کہا: ''نہیں۔'' اس نے کہا: ''جاؤ، اللّٰہ تعالیٰ تمہیں اور ہمیں معاف فرمائے۔''

(روض الریاحین،الحکایة الثامنة والعشرون بعد المائة،ص۱۵۵،ملخصاً)

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ کسی کے ظاہری لباس کی سادگی دیکھ کر اسے حقیر نہیں جاننا چاہئے کیونکہ ہوسکتا ہے کہ وہ ''گُدڑی کا لعل'' ہو۔ حضرت سیدنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ''بہُت سے بوسیدہ کپڑے والے ایسے ہیں کہ اگر وہ کسی بات پر **اللّٰہ** (عَزَّوَجَلَّ) کی قسم کھالیں تو **اللّٰہ** (عَزَّوَجَلَّ) ان کی قسم پوری فرماتا ہے۔''

(الاحسان بترتیب صحیح ابنِ حبان،کتاب المعجزات،باب من ابطل وجود المعجزات...الخ، الحدیث ۶۴۴۹ ج۸،ص۱۳۹)

صَلُّوا عَلَی الۡحَبِیۡب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

گمانوں سے بچو

اِمامِ اہلسنّت مُجَدِّدِ دین وملت شاہ مولانا احمد رضا خان عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ الرَّحۡمٰن (اَلۡمُتَوَفّٰی ۱۳۴۰ھ) نے فرمایا: ایک مرتبہ اِمام جعفر صادق رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنۡہُ تنہا ایک

گدڑی پہنے مدینہ طیبہ سے کعبہ معظّمہ کو تشریف لیے جاتے تھے اور ہاتھ میں صرف ایک تاملوٹ (ٹین کا برتن) تھا۔ حضرت شقیق بلخی رَحْمَۃُاللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے دیکھا (تو) دِل میں خیال کیا کہ یہ فقیر اوروں پر اپنا بار ڈالنا چاہتا ہے۔ یہ وسوسۂ شیطانی آنا تھا کہ اِمام جعفر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: شقیق بچو گمانوں سے بعض گمان گناہ ہوتے ہیں۔ نام بتانے اور وسوسہ دلی پر آگاہی سے نہایت عقیدت ہوگئی اور اِمام کے ساتھ ہو لئے۔ راستہ میں ایک ٹیلہ پر پہنچ کر اِمام نے اس سے تھوڑی ریت لے کر تاملوٹ میں گھول کر پیا اور سیدنا شقیق بلخی رَحْمَۃُاللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ سے بھی پینے کو فرمایا۔ انہیں اِنکار کا چارہ نہ ہوا۔ جب پیا تو ایسے نفیس لذیذ خوشبودار ستّو تھے کہ عمر بھر میں بھی نہ دیکھے نہ سُنے۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُاللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ، حصہ دوم، ص۲۲۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ساتواں علاج

اپنے کام سے کام رکھنے کی عادت بنائیے اور دوسروں کے معاملات کی ٹوہ میں نہ رہیئے، اِنْ شَآءَاللّٰہعَزَّوَجَلَّ بدگمانی پیدا ہی نہیں ہونے پائے گی۔ شَفِیْعُ الْمُذْنِبِیْن، اَنِیْسُ الْغَرِیْبِیْن، سِرَاجُ السَّالِکِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے کہ ''لوگوں سے منہ پھیر لو کیا تم نہیں جانتے کہ اگر تم لوگوں میں شک کے پیچھے چلو گے تو انہیں فساد میں ڈال دو گے۔'' (المعجم الکبیر، الحدیث ۷۵۹، ج۱۹، ص۳۶۵)

[illegible]

حافظ ابو نُعَیم احمد بن عبد اللّٰہ اصفہانی عَلَیْہِ رَحْمَۃُاللّٰہِ الْوَالِی (اَلْمُتَوَفّٰی ۴۳۰ھ)

حِلیۃُ الاولیاء میں لکھتے ہیں: حضرت سیدنا بکر بن عبداللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ جب کسی بوڑھے آدمی کو دیکھتے تو فرماتے: ''یہ مجھ سے بہتر ہے اور مجھ سے پہلے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کا شرف رکھتا ہے۔'' اور جب کسی جوان کو دیکھتے تو فرماتے: ''یہ مجھ سے بہتر ہے کیونکہ میرے گناہ اِس سے کہیں زیادہ ہیں۔'' اور فرماتے: ''اے بھائیو! تم پر ایسے اَمر کا اِختیار کرنا لازِم ہے کہ جس میں تم دُرُست ہو تو اجر وثواب کے حقدار ٹھہرو اور اگر تم خطا پر ہو تو گنہگار نہ ہو اور ہر ایسے کام سے بچو کہ اگر تم اس میں دُرُست ہو تو تمہیں اجر نہ ملے اور اگر تم اس میں خطا کے مرتکب ہو جاؤ تو گناہ گار قرار پاؤ۔'' ان سے پوچھا گیا: ''وہ کیا ہے؟'' فرمایا: **''لوگوں سے بدگمانی رکھنا کیونکہ اگر تمہارا گُمان دُرُست ثابت ہوا تو بھی تمہیں اس پر اجر وثواب نہیں ملے گا لیکن اگر گُمان غلط ثابت ہوا تو گنہگار ٹھہرو گے۔''**

(حلیة الاولیاء، ج ۲، ص ۲۵۷، الحدیث ۲۱۴۳)

حسنِ ظن میں کوئی نقصان نہیں

امیرِ اہلسنّت حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: **''حُسنِ ظَن میں کوئی نقصان نہیں اور بدگُمانی میں کوئی فائدہ نہیں۔''**

آٹھواں علاج

جب بھی کسی کے بارے میں بدگُمانی پیدا ہو تو خود کو اس طرح سمجھایئے کہ مجھ پر اس کے باطنی حالات کی تفتیش واجِب نہیں ہے، اگر یہ واقعتاً اسی شے میں مبتلا ہے جو میرے دِل میں آئی تو یہ اس کا اور اس کے رب عَزَّوَجَلَّ کا معاملہ ہے اور اگر

یا اس شے سے محفوظ ہے تو میں بدگمانی میں مبتلا رہ کر عذابِ نار کا حق دار کیوں بنوں۔

حضرت طلحہ بن عبد اللّٰہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ نبی مُکَرَّم، نورِ مُجَسَّم، رسولِ اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''بے شک ظن غلط بھی ہوسکتا ہے اور صحیح بھی۔'' (الدر المنثور، ج۷، الحجرٰت، تحت الآیة ۱۲، ص ٥٦٥)

حُجَّۃُ الْاِسلام اِمام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی (اَلْمُتَوَفّٰی ٥٠٥ھ) فرماتے ہیں: ''جب تمہارے دِل میں کسی کے بارے میں بدگمانی آئے تو تمہیں چاہئے کہ اس کی طرف دھیان نہ دو اور اس بات پر مضبوطی سے قائم رہو کہ اس شخص کا حال تم سے پوشیدہ ہے اور جو تم نے اس کے بارے میں دیکھا ہے اس میں اچھی اور بُری دونوں باتوں کا احتمال ہے۔'' (احیاء علوم الدین، کتاب آفات اللسان، ج۳، ص۱۸٦)

علّامہ عبد الغنی نابلسی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی (اَلْمُتَوَفّٰی ۱۱٤۳ھ) لکھتے ہیں: جب کسی مسلمان کا حال پوشیدہ ہو (یعنی اس کے نیک ہونے کا بھی احتمال ہو اور بد ہونے کا بھی) تو اس سے حُسنِ ظن رکھنا مُستحب اور اس کے بارے میں بدگمانی حرام ہے۔ اور جب معاملہ بَہُت پیچیدہ ہو جائے (یعنی نہ تو حسنِ ظن رکھا جا سکے اور نہ بدگمانی کی شرعی اِجازت کی شرائط پائی جائیں) تو مَظنون کو اس کے حال پر چھوڑ دینا واجب ہے خصوصاً اس وقت کہ جب وہ ظاہری طور پر عادِل (یعنی نیک) ہو۔

(الحدیقة الندیة، ج۲، ص۱٦، ۱۷ ملخصًا)

سال بھر کی محرومی

حضرت سیدنا مکحول دمشقی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ''جب تم کسی

کو روتا ہوا دیکھو تو تم بھی روؤ اور اسے ریاکاری نہ سمجھو میں نے ایک دفعہ کسی شخص کے بارے میں یہ خیال کیا تو میں ایک سال تک رونے سے محروم رہا۔''

(تنبیہ المغترین، باب رقۃ قلوبھم و کثرۃ بکائھم، ص١٠٧)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نواں علاج

اپنے دِل کو ستھرا رکھنے کی کوشش کیجئے اس کے لئے یادِ موت اور فکرِ آخرت کرنا بے حد مفید ہے۔ اعلیٰ حضرت، اِمامِ اہلسنّت، عظیم المرتبت، پروانۂ شمعِ رسالت شاہ مولانا احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن (اَلْمُتَوَفّٰی ١٣٤٠ھ) فتاویٰ رضویہ جلد 20 صفحہ 231 پر حضرت سیدنا عارف بِاللّٰہ احمد زرّوق رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کا قول نقل فرماتے ہیں: ''خبیث گمان خبیث دِل سے نکلتا ہے۔''

(الحدیقۃ الندیۃ، الخلق الرابع و العشرون، ج٢، ص٨)

دسواں علاج

جب بھی کسی اِسلامی بھائی کے بارے میں دِل میں بدگمانی آئے تو اس کے لئے دُعائے خیر کیجئے اور اس کی عزت و اِکرام میں اضافہ کر دیجئے۔ حُجَّۃُ الْاِسْلام اِمام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی (اَلْمُتَوَفّٰی ٥٠٥ھ) ارشاد فرماتے ہیں: ''جب تمہارے دِل میں کسی مسلمان کے بارے میں بدگمانی آئے تو تمہیں چاہئے اس کی رعایت میں اضافہ کر دو اور اس کے لئے دُعائے خیر کرو، کیونکہ یہ چیز شیطان کو غصہ دِلاتی ہے اور اسے تم سے دُور بھگاتی ہے۔ شیطان دوبارہ تمہارے دِل میں بُرا گمان نہیں ڈالے گا کہ کہیں تم پھر سے اپنے بھائی کی رعایت اور اس کے لئے دُعائے

خیر میں مشغول نہ ہو جاؤ۔'' (احیاء علوم الدین ، کتاب آفات اللسان، ج۳،ص۱۸۷)

گیارھواں علاج

دِل کے مُحاسبے میں کبھی غفلت نہ کیجئے ورنہ شیطان مسلسل کوشش کے ذریعے بالآخر بدگُمانی میں مبتلا کرواسکتا ہے۔ حُجَّۃُ الْاِسلام اِمام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی (اَلْمُتَوَفّٰی ۵۰۵ھ) لکھتے ہیں: ''شیطان بعض اوقات معمولی حیلے سے انسان کے دِل میں لوگوں کی بُرائیوں کو پُختہ کر دیتا ہے اور اسے باور کراتا ہے کہ'' (ان بُرائیوں تک پہنچ جانا) تمہاری سمجھ داری اور عقل کی تیزی کی وجہ سے ہے اور مومن تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے نور سے دیکھتا ہے۔'' حالانکہ حقیقت میں وہ شخص شیطان کے دھوکے میں ہوتا ہے۔''

(احیاء علوم الدین ، کتاب آفات اللسان، ج۳،ص۱۸۷)

بارھواں علاج

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! بدگُمانی سے بچنے کے لئے مذکورہ اُمور کے ساتھ ساتھ ''روحانی علاج'' بھی کیجئے:

''بِسۡمِ اللّٰہ'' کے سات حُرُوف کی نِسبت سے 7 روحانی علاج

(i)...... جب بھی کسی سے مُتَعَلِّق بدگُمانی محسوس ہو تو ''اَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡم'' ایک بار پڑھنے کے بعد اُلٹے کندھے کی طرف تین بار تُھوتُھو کر دیں۔

(ii)...... روزانہ دس بار ''اَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡم'' پڑھنے والے پر شیطان سے حفاظت کرنے کے لئے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ایک فرشتہ مقرر کر دیتا ہے۔

(مسند ابی یعلی ،مسند انس بن مالك ،الحدیث ۴۱۰۰،ج۳،ص۴۰۰ ملخصاً)

(iii)......سورۂ اِخلاص گیارہ بار صبح (آدھی رات ڈھلے سے سورج کی پہلی کرن چمکنے تک صبح ہے) پڑھنے والے پر اگر شیطان مع لشکر کے کوشش کرے کہ اس سے گناہ کرائے تو نہ کراسکے جب تک کہ یہ خود نہ کرے۔ (الوظیفة الکریمه،الاذکار الصباحیة،ص١٨)

(iv)......سورۃُ النّاس پڑھ لینے سے بھی وسوسے دُور ہوتے ہیں۔

(v)......جو کوئی صبح و شام اکیس اکیس بار "لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ" پانی پر دم کر کے پی لیا کرے تو اِنْ شَآءَاللّٰه عَزَّوَجَلَّ وسوسۂ شیطانی سے بَہُت حد تک امن میں رہے گا۔ (مراٰۃ المناجیح، باب الوسوسۃ، ج١ص٨٧)

(vi)......"هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَبِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ" کہنے سے فوراً وسوسہ دُور ہو جاتا ہے۔

(vii)......سُبْحٰنَ الْمَلِکِ الْخَلَّاقِ ط اِنْ یَّشَاْ یُذْهِبْكُمْ وَیَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِیْدٍ ط وَمَا ذٰلِکَ عَلَی اللّٰهِ بِعَزِیْزٍ o کی کثرت اسے (یعنی وسوسے کو) جڑ سے قطع کر دیتی ہے۔ (فتاوٰی رضویہ تخریج شدہ، ج١ص٧٧٠)

کوشش جاری رکھئے

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! اگر اوراد و وظائف پڑھنے اور دیگر احتیاطی تدابیر اختیار کرنے کے باوُجُود بدگمانی کے مرض سے جان نہ چھوٹے تو گھبرائیے نہیں بلکہ مسلسل کوشش جاری رکھئے۔ حضرت سیدنا امام محمد غزالی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْوَالِی (اَلْمُتَوَفّٰی ٥٠٥ھ) فرماتے ہیں: "اگر تم محسوس کرو کہ شیطان، اللّٰه عَزَّوَجَلَّ سے پناہ مانگنے کے باوُجُود تمہارا پیچھا نہیں چھوڑتا اور غالب آنے کی کوشش کرتا ہے تو اس کا مطلب یہ

ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کو ہمارے مجاہدے، ہماری قوّت اور صَبْر کا امتحان مقصود ہے یعنی اللہ تعالیٰ آزماتا ہے کہ تم شیطان سے مُقابَلہ اور مُحارَبہ کرتے ہو یا اس سے مغلوب ہوجاتے ہو۔" (منہاج العابدین، العائق الثالث: الشیطن، ص٤٦، ملخصاً)

دوسروں کو بدگمانی سے بچایئے

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! اپنے آپ کو **بدگمانی** سے بچانے کے ساتھ ساتھ ایسے کاموں سے بھی بچئے جن کے سبب دوسروں کے **بدگمانی** میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہو۔ حضرت سیدنا ابنِ عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡھُمَا سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ نصیحت نشان ہے: "جب تین آدمی ہوں تو تیسرے کو چھوڑ کر دو آدمی سرگوشی نہ کریں۔"

(صحیح البخاری، کتاب الاستئذان، الحدیث ٦٢٨٨، ج٤، ص١٨٥)

حضرت سیدنا ملّا علی قاری عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡبَارِی (اَلۡمُتَوَفّٰی ١٠١٤ھ) اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں: "تاکہ وہ یہ گُمان نہ کرے کہ یہ دونوں اس کے خلاف سرگوشی کررہے ہیں۔" (مرقاۃ المفاتیح، کتاب الآداب، ج٨، ص٦٩٩)

اس کے علاوہ جب آپ محسوس کریں کہ آپ کے کسی فعل کی بنا پر کوئی بدگمانی میں مُبتَلا ہوسکتا ہے تو اس کی روک تھام کی ترکیب کیجئے۔

"مَدَد" کے تین حُرُوف کی نسبت سے دوسروں کو بدگُمانی سے بچانے کی 3 حکایات

(١) یہ میری زوجہ ہے

حضرت سیدنا علی بن حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ

کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مسجد میں (مُعتَکِف) تھے۔ اور آپ کے پاس اَزواجِ مُطَہَّرات موجود تھیں وہ اپنے کمروں کو چلی گئیں تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت سیّدتنا صفیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا سے فرمایا: ٹھہرو میں بھی (تھوڑی دُور تک) تمہارے ساتھ چلتا ہوں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ان کے ساتھ چلے تو دو اَنصاری صحابہ ملے جو آپ کو دیکھ کر آگے بڑھ گئے۔ آپ نے ان دونوں کو بُلا کر اِرشاد فرمایا: ''یہ (میری زوجہ) صفیہ بنت حیی ہے۔''

انہوں نے عرض کی: سُبْحَانَ اللّٰہ! یارسولَ اللّٰہ! (یعنی یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ ہم آپ سے بدگُمانی کریں)۔ آپ نے ارشاد فرمایا: ''شیطان، انسان کے جسم میں خون کی طرح دوڑتا ہے تو میں نے خوف محسوس کیا کہ کہیں وہ تمہارے دِل میں کوئی وَسْوَسہ نہ ڈال دے۔''

(صحیح البخاری، کتاب الاعتکاف، باب زیارۃ المرأۃ... الخ، الحدیث ٢٠٣٨، ج١، ص٦٦٩)

شارِحِ بخاری علّامہ ابنِ حجر عسقلانی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی (اَلْمُتَوَفّٰی ٨٥٢ھ) فتح الباری میں لکھتے ہیں: ''اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ایسے کاموں سے بچا جائے جو کسی کو بدگُمانی میں مبتلا کرسکتے ہوں۔ علماء و مُقتَدٰی ہستیوں کو تو بطورِ خاص ہر اس کام سے بچنا چاہئے جس کی وجہ سے لوگ ان سے بدظَن ہوجائیں اگرچہ اس کام میں ان کے لئے خُلاصی کی راہ موجود ہو کیونکہ بدظن ہونے کی صورت میں لوگ ان کے علم سے نفع نہیں اُٹھا پائیں گے۔ (فتح الباری، الحدیث ٢٠٣٥، ج٤، ص٢٤٢)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(2) اَرَنڈی کا تیل

مَلِکُ الْعُلَماء مولانا محمد ظفر الدین بہاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی (اَلْمُتَوَفّٰی ۱۳۸۲ھ) **''حیاتِ اعلیٰ حضرت** رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ'' **میں رقم طراز ہیں:** مولانا سید ایوب علی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی کا بیان ہے برسات کا موسم تھا، عشاء کے وقت ہوا کے تیز جھونکے مسجد کے کڑوے تیل کا چراغ بار بار گُل کر دیتے تھے، جس کے روشن کرنے میں بارش کی وجہ سے سخت دِقّت ہوتی تھی۔ اور اس کی وجہ ایک یہ بھی تھی کہ خارِجِ مسجد دِیا سلائی جلانے کا حکم تھا۔ اس زمانہ میں نارو ے کی دِیا سلائی استعمال کی جاتی تھی، جس کے روشن کرنے میں گندھک کی بو نکلتی تھی، لہٰذا اس تکلیف کی مدافعت حضور کے خادِمِ خاص حاجی کِفایتُ اللّٰہ صاحب نے یہ کی کہ ''ایک لالٹین میں معمولی شیشے لگوا کر کُپّی میں اَرَنڈی کا تیل ڈالا اور روشن کر کے اِمامِ اہلسنّت اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کے ساتھ ساتھ مسجد کے اندر لے جا کر رکھ دی۔''

تھوڑی دیر ہوئی کہ اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی نظر اس پر پڑی، ارشاد فرمایا: ''حاجی صاحب! آپ نے یہ مسئلہ بارہا سنا ہوگا کہ ''مسجد میں بدبودار تیل نہیں جلانا چاہیے۔'' انھوں نے عرض کیا: ''حضور! اس میں ارنڈی کا تیل ہے۔'' فرمایا: ''راہگیر دیکھ کر کیسے سمجھیں گے کہ اس لالٹین میں ارنڈی کا تیل جل رہا ہے؟ وہ تو یہی کہیں گے کہ دوسروں کو فتویٰ دیا جاتا ہے کہ مٹی کا بدبودار تیل مسجد میں نہ جلاؤ اور خود مسجد میں لالٹین جلوا رہے ہیں، ہاں! اگر آپ برابر اسکے پاس یہ کہتے رہیں کہ اس

لالٹین میں ارنڈی کا تیل ہے، تو مضایقہ نہیں،'' چنانچہ حاجی صاحب نے فوراً اس لالٹین کو گُل کر کے خارِجِ مسجد کر دیا۔ (حیاتِ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ، ج ۱، ص ۱۴۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۵) یہ آبِ زم زم ہے

ایک مرتبہ تبلیغِ قران وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کی مجلس المدینۃ العلمیۃ اور تخصص فی الفقہ کے اِسلامی بھائی امیرِ اہلسنّت حضرت علّامہ مولانا **محمد الیاس عطّار** قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی خدمت میں حاضر تھے۔ اس دوران آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے کھڑے ہوکر پانی پیا۔ پھر وضاحت کرتے ہوئے کچھ اس طرح سے فرمایا کہ'' یہ آبِ زم زم ہے، اس لئے میں نے کھڑے ہوکر پیا اور آپ کو بتانے میں میری ایک نیّت یہ بھی ہے کہ کہیں کوئی اِسلامی بھائی بدگُمانی میں مبتلا نہ ہو جائے۔''

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مدنی ماحول اپنا لیجئے

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! بدگُمانی اور دیگر ظاہری و باطنی عُیُوب سے جان چُھڑانے کے لئے تبلیغِ قران وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اِسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! مَدَنی ماحول کی بَرَکت سے اَعلیٰ اَخلاقی اَوصاف غیر محسوس طور پر آپ کے کِردار کا حصّہ بنتے چلے جائیں گے۔ اپنے شہر میں ہونے والے دعوتِ اِسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت

اور راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں سفر کرنے والے عاشِقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں سفر کیجئے۔ اِن مَدَنی قافلوں میں سفر کی بَرَکت سے اپنے سابِقہ طرزِ زندگی پر غور وفکر کا موقع ملے گا اور دِل حُسنِ عاقبت کے لئے بے چین ہوجائے گا جس کے نتیجے میں اِرتِکابِ گناہ کی کثرت پر نَدَامت محسوس ہوگی اور توبہ کی توفیق ملے گی۔ عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں مسلسل سفر کرنے کے نتیجے میں زبان پر فحش کلامی اور فضول گوئی کی جگہ دُرُودِ پاک جاری ہوجائے گا، یہ تلاوتِ قران، حمدِ الٰہی اور نعتِ رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی عادی بن جائے گی، غصیلہ پن رخصت ہوجائے گا اور اس کی جگہ نرمی لے لے گی، بے صبری کی عادت ترک کر کے صابِر و شاکر رہنا نصیب ہوگا، بدگُمانی کی عادتِ بد نکل جائے گی اور حسنِ ظن کی عادت بنے گی، تَکَبُّر سے جان چھوٹ جائے گی اور اِحترامِ مسلم کا جذبہ ملے گا، دُنیاوی مال ودولت کی لالچ سے پیچھا چھوٹ جائے گا اور نیکیوں کی حِرص ملے گی، الغرض بار بار راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں سفر کرنے والے کی زندگی میں مَدَنی اِنقِلاب برپا ہوجائے گا، اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ۔

فیشن ایبل نوجوان کی توبہ

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت حضرت علاّمہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ اپنی مشہورِ زمانہ تالیف ''فیضانِ سنّت'' جلد اول کے صفحہ 93 پر لکھتے ہیں:

کلکتہ (ہند) کے ایک اِسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ عرض کرتا ہوں، ان کا کہنا ہے، میں سنّتوں بھری زندگی سے بہُت دُور ایک فیشن ایبل نوجوان تھا، ایک

رات گھر کی طرف آتے ہوئے اثنائے راہ سبز سبز عماموں کی بہاریں نظر آئیں، قریب گیا تو پتا چلا کہ بمبئی سے **دعوتِ اسلامی** والے عاشقانِ رسول کا ایک **مَدَنی قافلہ** آیا ہوا ہے جس کے سبب یہاں سنّتوں بھرا اجتماع ہو رہا ہے، میرے دِل میں آیا کہ یہ لوگ طویل سفر کر کے ہمارے شہر کلکتہ آئے ہیں، ان کو سُننا چاہئے لہٰذا میں اجتماع میں شریک ہو گیا، اختتام پر ان حضرات نے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ رسالے بانٹنے شروع کئے، خوش قسمتی سے ایک رسالہ میرے ہاتھ میں بھی آ گیا، اس پر لکھا تھا، ''**بھیانک اونٹ**'' میں گھر آ گیا، کل پڑھوں گا یہ ذہن بنا کر رسالہ رکھ دیا اور سونے کی تیاری کرنے لگا، سونے سے قبل یونہی رسالہ ''**بھیانک اونٹ**'' کا جب ورق پلٹا تو میری نظر اس عبارت پر پڑی ''**شیطان لاکھ سُستی دِلائے مگر یہ رسالہ ضرور پڑھ لیجئے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ کے اندر مَدَنی اِنقلاب برپا ہو جائے گا**۔'' اس جملہ نے میری زبردست رہنمائی کی میں نے سوچا، واقعی شیطان مجھے یہ رسالہ کہاں پڑھنے دے گا، کل کس نے دیکھی ہے! نیکی میں دیر نہیں کرنی چاہئے، اس کو ابھی پڑھ لینا چاہیے، یہ سوچ کر میں نے پڑھنا شروع کیا، اس پاک پَرْوَرْدگار عَزَّوَجَلَّ کی قسم جس کے دربارِ عالی میں حاضِر ہو کر بروزِ قیامت حساب دینا پڑے گا! جب میں نے رسالہ ''**بھیانک اونٹ**'' پڑھا تو اس میں کُفّارِ نابکار کی جانب سے حضورِ پاک، صاحِبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر توڑے جانے والے مظالم کا پُرسوز بیان پڑھ کر میں اَشکبار ہو گیا، میری نیند اُچٹ گئی، کافی دیر تک میں روتا رہا۔ راتوں رات میں نے عزم کیا کہ صبح ہاتھوں ہاتھ مَدَنی قافِلے میں سفر کروں گا۔ جب صبح والدین کی خدمت میں عرض کی تو انہوں نے بخوشی اِجازت مرحمت فرما دی

اور میں تین دن کے لئے عاشِقانِ رسول کے ساتھ مَدَنی قافِلے کا مسافر بن گیا، قافلے والوں نے مجھے بدل کر کیا سے کیا بنا دیا!

اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نَمازی بن کر پلٹا، سبز عمامہ شریف کے تاج سے سر "سبز" ہو گیا، تَن مَدَنی لباس سے آراستہ ہو گیا، میری ماں نے جب مجھے تبدیل ہوتا دیکھا تو بے حد خوش ہوئیں اور خوب دُعاؤں سے نوازا، عزیز و رشتہ دار سب مجھ سے خوش ہو گئے، اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آجکل دعوتِ اِسلامی کی ایک تحصیل مشاورت کے خادم (نگران) کی حیثیت سے حسبِ توفیق سنّتوں کی دُھومیں مچانے کی سعادت پا رہا ہوں۔

عاشِقانِ رسول لائے جنّت کے پھول آؤ لینے چلیں قافِلے میں چلو
بھاگتے ہیں کہاں آ بھی جائیں یہاں پائیں گے جنّتیں قافلے میں چلو

(فیضانِ سنت، باب آدابِ طعام، ج۱،ص ۹۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! سنّتوں بھری زندگی گزارنے کیلئے عبادات واَخلاقیات کے تعلُّق سے امیرِ اہلِ سنّت، شیخِ طریقت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا **محمد الیاس عطّاؔر** قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ نے اِسلامی بھائیوں کیلئے 72، اِسلامی بہنوں کیلئے 63 اور طَلَبۂ علمِ دین کیلئے 92، دینی طالِبات کیلئے 83 اور مَدَنی مُنّوں اور مُنّیوں کیلئے 40 **مَدَنی اِنعامات** سُوالات کی صورت میں مُرتَّب کئے ہیں۔ ان مَدَنی انعامات کو اپنا لینے کے بعد نیک بننے کی راہ میں حائل رُکاوٹیں اللّٰہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے بَتَدرِیج دُور ہو جاتی ہیں اوراس کی بَرَکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لئے کُڑھنے کا ذہن بنتا ہے۔

ہم سب کو چاہیے کہ باکردار مسلمان بننے کے لئے **مکتبۃ المدینہ** کی کسی بھی شاخ سے **مَدَنی انعامات** کا رسالہ حاصل کریں اور روزانہ **فکرِ مدینہ** (یعنی اپنا محاسبہ) کرتے ہوئے رسالہ پُر کریں اور ہر **مَدَنی** یعنی قمری ماہ کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے **مَدَنی انعامات** کے ذمہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیں۔ **مَدَنی انعامات** نے نہ جانے کتنے اِسلامی بھائیوں اور اِسلامی بہنوں کی زندگیوں میں **مَدَنی انقلاب** برپا کردیا ہے! اِس کی ایک **جھلک مُلاحَظہ** ہو:

نمازی بن گئے

نیو کراچی کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح کا بیان ہے: علاقے کی مسجد کے امام صاحِب جو کہ **دعوتِ اسلامی** سے وابستہ ہیں، انہوں نے **اِنفرادی کوشش** کرتے ہوئے میرے بڑے بھائی جان کو **مَدَنی انعامات** کا ایک رسالہ تحفے میں دیا۔ وہ گھر لے آئے اور پڑھا تو حیران رہ گئے کہ اِس مختصر سے رسالہ میں ایک مسلمان کو اِسلامی زندگی گُزارنے کا اتنا زبردست فارمولا دے دیا گیا ہے! **مَدَنی انعامات کا رسالہ** ملنے کی بَرَکت سے **اَلْحَمْدُلِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اُن کو **نماز** کا جذبہ ملا اور نَماز باجماعت کی ادائیگی کے لئے مسجِد میں حاضِر ہوگئے اور اب پانچ وَقت کے **نَمازی** بن چکے ہیں، **داڑھی مبارک** بھی سجالی اور **مَدَنی انعامات** کا رسالہ بھی پُر کرتے ہیں۔

مَدَنی انعامات کے عامل پہ ہر دم ہر گھڑی
یاالٰہی! خُوب برسا رحمتوں کی تُو جھڑی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(فیضانِ سنّت، باب فیضانِ رمضان، فیضانِ لیلۃ القدر، ج۱،ص ۱۱۳۳)

ماخذ و مراجع

(۱)قرآن مجید	کلام باری تعالیٰ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
(۲)کَنْزُالْاِیْمَان فِیْ تَرجَمَۃِالْقُرْاٰن	اعلیٰ حضرت اِمام احمد رضا خان متوفّٰی ۱۳۴۰ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
(۳)خَزَائِنُ الْعِرفَان	محمد نعیم الدین مرادآبادی متوفّٰی ۱۳۶۷ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
(۴)اَلْجَامِعُ لِاَحْکَامِ الْقُرْاٰن	محمد بن احمد قرطبی متوفّٰی ۶۷۱ھ	دار الفکر بیروت
(۵)رُوْحُ الْمَعَانِی	علّامہ سیّد محمود آلوسی متوفّٰی ۱۲۷۰ھ	دار احیاء التراث العربی
(۶)اَلتَّفْسِیْرُ الْکَبِیْر	اِمام فخر الدین رازی متوفّٰی ۶۰۶ھ	دار احیاء التراث العربی
(۷)صَحِیْحُ الْبُخَارِی	اِمام محمد بن اسماعیل بخاری متوفّٰی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
(۸)سُنَنُ اَبِی دَاوٗد	اِمام ابوداؤد سلیمان بن اشعث متوفّٰی ۲۷۵ھ	دار احیاء التراث العربی
(۹)اَلْمُسْنَدُ لِلْاِمَام اَحْمَد بْن حنبل	اِمام احمد بن حنبل متوفّٰی ۲۴۱ھ	دار الفکر بیروت
(۱۰)اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیْر	اِمام سلیمان بن احمد طبرانی متوفّٰی ۳۶۰ھ	دار احیاء التراث العربی
(۱۱)شُعَبُ الْاِیْمَان	اِمام احمد بن حسین بیہقی متوفّٰی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
(۱۲)اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط	اِمام سلیمان بن احمد طبرانی متوفّٰی ۳۶۰ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
(۱۳)فِرْدَوْسُ الْاَخْبَار	حافظ شیرویہ بن شہردار متوفّٰی ۵۰۹ھ	دار الفکر بیروت
(۱۴)صَحِیْحُ ابْنُ حَبَّان	علاؤالدین علی بن بلبان متوفّٰی ۷۳۹ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
(۱۵)رَوْضُ الرِّیَاحِیْن	علّامہ عبد اللہ بن اسعد متوفّٰی ۷۶۸ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
(۱۶)مُفْرَدَات	علّامہ راغب اصفہانی متوفّٰی ۴۲۵ھ	الدار الشامیۃ بیروت
(۱۷)فَتَاوٰی رِضْوِیَّہ	اعلیٰ حضرت اِمام احمد رضا خان متوفّٰی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن لاہور
(۱۸)فَتَاوٰی اَمْجَدِیَّہ	صدر الشریعہ امجد علی اعظمی متوفّٰی ۱۳۶۷ھ	مکتبہ رضویہ کراچی
(۱۹)اَلرِّسَالَۃُ الْقُشَیْرِیَّۃ	اِمام عبد الکریم بن ھوازن قشیری متوفّٰی ۴۶۵ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
(۲۰)تَذْکِرَۃُ الْاَوْلِیَاء	شیخ فرید الدین عطار متوفّٰی ۶۰۶/۶۱۶ھ	انتشارات گنجینہ
(۲۱)تَنْبِیْہُ الْمُغْتَرِّیْن	عبد الوہاب بن احمد متوفّٰی ۹۷۳ھ	دار المعرفۃ بیروت
(۲۲)مُسْنَد اَبِیْ یَعْلٰی	ابویعلیٰ احمد بن علی موصلی متوفّٰی ۳۰۷ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
(۲۳)مِنْھَاجُ الْعَابِدِیْن	اِمام محمد غزالی متوفّٰی ۵۰۵ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
(۲۵)اَلْوَظِیْفَۃُ الْکَرِیْمَۃ	اعلیٰ حضرت اِمام احمد رضا خان متوفّٰی ۱۳۴۰ھ	ادارہ تحقیقات اِمام احمد رضا کراچی
(۲۶)اَلْحَدِیْقَۃُ النَّدِیَّۃ	علّامہ عبد الغنی نابلسی متوفّٰی ۱۱۴۳ھ	پشاور
(۲۷)مِرْاٰۃُ الْمَنَاجِیْح	مفتی احمد یار خان متوفّٰی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
(۲۸)مَلْفُوْظَاتِ اعلیحضرت	اعلیٰ حضرت اِمام احمد رضا خان متوفّٰی ۱۳۴۰ھ	حامد اینڈ کمپنی لاہور
(۲۹)حَیَاتِ اعلیحضرت	ملک العلماء محمد ظفر الدین بہاری متوفّٰی ۱۳۸۲ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
(۳۰)فیضانِ سُنَّت	امیرِ اہلسنّت مولانا محمد الیاس قادری	مکتبۃ المدینہ کراچی

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ	نمبر شمار	عنوان	صفحہ
1	دُرُودِ پاک کی فضیلت	10	23	اچھی صورت پر محمول کرو	36
2	نقصان اُٹھانے والا تاجر	10	24	مسلمان سے حُسنِ ظن رکھنا مستحب ہے	37
3	کثرتِ گُمان کی مُمانعت	12	25	عبادت گزار فقیر	38
4	گُمان کسے کہتے ہیں؟	13	26	بوسیدہ کپڑوں والے	39
5	گُمان کی اقسام	13	27	گُمانوں سے بچو	39
6	بدگُمانی سے بچئے	18	28	ساتواں علاج	40
7	بدگُمانی پر حکمِ شرعی کب لگے گا؟	18	29	سلامتی کی راہ	40
8	بدگُمانی کی تباہ کاریاں	21	30	آٹھواں علاج	41
9	سوداگر کی توبہ	25	31	سال بھر کی محرومی	42
10	بدگُمانی کرنے والی کنیز	27	32	نواں علاج	43
11	وَلیُ اللہ کی طاقت	28	33	دسواں علاج	43
12	خوش رنگ سیب	29	34	گیارہواں علاج	44
13	شاہی دربار میں سِفارِش	30	35	بارہواں علاج	44
14	بدگُمانی کے 12علاج	31	36	دوسروں کو بدگُمانی سے بچائیے	46
15	پہلا علاج	31	37	یہ میری زوجہ ہے	46
16	دوسرا علاج	32	38	اَرَنڈی کا تیل	48
17	تیسرا علاج	32	39	یہ آبِ زم زم ہے	49
18	چوتھا علاج	32	40	مَدَنی ماحول اپنا لیجئے	49
19	پانچواں علاج	33	41	فیشن ایبل مسلمان کی توبہ	50
20	چھٹا علاج	33	42	نمازی بن گئے	53
21	اچھا گُمان عبادت ہے	34		ماخذ و مراجع	54
22	بدگُمانی پر نہ جمے رہو	35			

سنت کی بہاریں

اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سنتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں ہر جمعرات کو فیضانِ مدینہ محلّہ سوداگران پرانی سبزی منڈی میں مغرب کی نماز کے بعد ہونے والے سنتوں بھرے اجتماع میں ساری رات گزارنے کی مدنی التجا ہے، عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں سنتوں کی تربیت کیلئے سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے مَدَنی انعامات کا کارڈ پُر کر کے اپنے یہاں کے ذمہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے پابندِ سنت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کیلئے کڑھنے کا ذہن بنے گا، ہر اسلامی بھائی اپنا یہ مَدَنی ذہن بنائے کہ "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے" اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنی اصلاح کیلئے مَدَنی انعامات پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کیلئے مَدَنی قافلوں میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

کراچی: شہید مسجد کھارادر۔ فون: 2203311-2314045 حیدر آباد: فیضانِ مدینہ آفندی ٹاؤن۔ فون: 3642211

لاہور: داتا دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ۔ فون: 7311679 ملتان: نزد پیپل والی مسجد اندرون بوہڑ گیٹ۔ فون: 4511192

سردار آباد (فیصل آباد): امین پور بازار۔ فون: 2632625 راولپنڈی: اصغر مال، ... فون: 4411665

آزاد کشمیر: چوک شہیداں میرپور۔ 058610-82772